SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday March 12, 2003.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty seven minutes after nine of the clock in the morning, with Presiding Officer (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

سم اللہ الرحمن الرحیم

و اوفوا بعہد اللہ اذا عاہدتم و لا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا و قد جعلتم اللہ علیکم کفیلا۔ ان اللہ یعلم ما تفعلون۔ و لا تکونوا کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃ انکاثا۔ تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون امۃ ھی اربی من امۃ انما یبلوکم اللہ بہ ولیبینن لکم یوم القیمۃ ما کنتم فیہ تختلفون۔

(ترجمہ) اور جب خدا سے عہد واثق کرو تو اس کو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو۔ کہ تم خدا کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو جانتا ہے۔ اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے سوت کاتا۔ پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ غالب رہے۔ بات یہ ہے کہ خدا تمہیں اس سے آزماتا ہے اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کو اس کی

حقیقت تم پر ظاہر کر دے گا

(سورۃ نحل ۹۱-۹۲)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جی کیا فرما رہے ہیں جناب رضا ربانی صاحب

Point of Order

You see, the point of order, as you will understand that you are a very experienced person, a point of order can only be raised by a member of the House, in a properly constituted House.

Mian Raza Rabbani: Sir, a point of order, under Rule 216, can be raised by a member elect also when it pertains to the functioning of the House.

Mr. Presiding Officer: Let me tell you, I disagree with your point but anyhow I allow you.

جی فرمائیے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب آج سینیٹ کا چھ مہینے کے بعد اجلاس طلب کیا گیا ہے ۔ اس اجلاس کی ابتداء میں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب ہوگا کہ جیسے جناب حبیب جالب صاحب نے فرمایا تھا کہ اس بات سے اس اجلاس کی ابتداء ہو کہ ، میں اس دستور کو ، صبحِ بے نور کو، نہیں مانتا، نہیں مانتا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

میاں رضا ربانی۔ متحدہ اپوزیشن یہ بات بڑے واضح اور واشگاف الفاظ میں کہتی ہے کہ ہم آج کے روز جو حلف اٹھائیں گے وہ حلف 1973ء کے Constitution کے تحت اٹھائیں گے اور وہ حلف اُس 1973ء کے Constitution کے تحت ہو گا as it was prior to the 12th October, 1999.

(ڈیسک بجائے گئے)

میاں رضا ربانی۔ کیونکہ ہم یہ بات سمجھتے ہیں کہ -------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ میرا خیال ہے اب آپ نے اپنا پوائنٹ raise کر لیا ۔ پروفیسر خورشید صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

میاں رضا ربانی۔ جناب پریذائڈنگ آفیسر صاحب، آپ کو میری بات سننی ہو گی کہ کسی فرد واحد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ آئین کے اندر ترامیم کر سکے -----

Mr. Presiding Officer: I think others also want to make a point. So let them also make it.

آپ کی بات ہو گئی ہے۔ پروفیسر خورشید احمد ، رضا ربانی

This is first day of the House, I showed you extraordinary indulgence as a Presiding Officer Professor Khurshid Ahmad.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ پروفیسر خورشید احمد have the floor please اگر آپ نہیں چاہ رہے، پروفیسر خورشید احمد صاحب please۔ جی اسفند یار ولی صاحب please sit down. جی ڈاکٹر صاحب please sit down, you have plenty of time آپ کے پاس چھ سال ہیں for all these things. don't be impatient, you have plenty of time, سب کو باری باری don't be impatient, please, please, calm down, calm down موقع دوں گا to raise a point of order but not to disturb the proceeding, please بات ہو گئی ہے، آپ کو بھی موقع دوں گا۔ he has made his point , now we go to............. جی جناب فرمائیے ، اسفند یار ولی صاحب please آپ بیٹھیں میری بات سنیں please sit down and listen to me coolly, as I told you there can be no point of order unless you have taken oath, I disagree with your point. Then you can raise a point of order as a member elect and anyhow,

when the یہ ہوتا ہے کہ basic rule رضا صاحب دیکھیں please listen to me when the Chair is speaking, nobody else is آپ کو پتا ہے کہ Chair------------ supposed to talk, please sit down you are experienced man, I expect more decorum from you than what you are assuring. Now I give the floor to Asfand Yar Walli. No I give it to Safdar Abbasi, you have your point. I will not give you. Otherwise I will proceed with the oath ceremony if you don't want to do it, I will proceed with the oath ceremony. جی جناب اسفند یار ولی۔

جناب اسفند یار ولی: Thank you جناب پریذائڈنگ آفیسر عجیب مسئلہ ہےلوگوں نے یہاں پر آئین کی شکل بگاڑ دی آپ لوگ خاموش بیٹھے رہے۔ ہمارے لئے Rules of Procedure اٹھا کرے آتے ہیں کہ اس وقت تم point of order کر سکتے ہو اس وقت point of order نہیں کر سکتے

If you, in your heart of hearts, Mr. Presiding Officer, give that right to General Pervez Musharraf to amend the Constitution at his own we as political entities here, as representatives of our own political parties here, refuse to give that right to General Pervaiz Musharraf or anyone else to amend the Constitution. That the men for the amendment of the Constitution belong only and only to this floor and the floor next door and I am sure Mr. Presiding Officer, in your heart of hearts, you agree with us.

We will take oath as was stated by Mian Raza Rabbani under the 1973 Constitution as it existed. We will say proudly and we will say publicly now that we will take oath under the Constitution as it existed on the 12th October, 1999, not on the Constitution that we have now.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد : میں نہایت ادب و احترام سے گزارش کروں گا کہ آپ جیسے تجربہ کار اور خوش مزاج شخص نے رضا ربانی صاحب کو اپنی بات پوری کرنے کا موقع نہیں دیا۔ مجھے اس بات کا دکھ ہے۔ جہاں تک آج کے اس اجلاس کا تعلق ہے تو میں سب سے پہلے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جب جنرل پرویز مشرف صاحب نے اسمبلی کو dissolve کیا تو اس کے ساتھ انہوں نے سینیٹ کو بھی suspend کیا۔ یہ سینیٹ کے ساتھ پہلا جرم بلکہ قتل تھا جو انہوں نے کیا جب کہ دستور کی رو سے سینیٹ dissoluble نہیں تھا۔ سینیٹ میری نگاہ میں، قانون کی نگاہ میں اس پورے عرصے میں باقی رہا ہے۔ مشرف صاحب کا دور illegitimate ہے۔ سینیٹ کو اس طریقے سے ختم کرنا ان کا پہلا جرم اور زیادتی ہے۔

دوسری بات ان کا ریفرنڈم ہے جو ایک فراڈ تھا اور جسے کوئی legitimacy حاصل نہیں ہے بلکہ ان کی عزت دنیا میں اور ملک میں اس کے بعد سے، برابر نیچے گر رہی ہے۔

تیسرا جرم جو انہوں نے کیا وہ یہ ہے کہ سپریم کورٹ کا سہارا لے کر دستور میں ترمیم کی، جبکہ سپریم کورٹ نے ظفر علی شاہ کیس میں یہ بات بالکل واضح کر دی تھی کہ صرف removal of difficulty کے لئے صدر دستور میں amendment کر سکتا ہے لیکن اس کے structure کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ تین سال تک وہ بیٹھے رہے اور آخری وقت میں انہوں نے دستور کا حلیہ بگاڑ دیا۔ میں صاف کہنا چاہتا ہوں کہ لیگل فریم ورک آرڈر کی کوئی legitimacy نہیں ہے۔ وہ ایک transitional step تھا۔ لیکن پارلیمنٹ کے وجود میں آنے کے بعد اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ 1973 کا آئین جیسا کہ وہ 12th October, 1999 کو تھا، آج اس سینیٹ کے بننے کے بعد automatically بحال ہو گیا ہے اور جو بھی دستور میں ترمیم آئے وہ اس ایوان کے ذریعے آ سکتی ہے کسی فرد واحد کے ذریعے نہیں آ سکتی۔ سپریم کورٹ کو یہ اختیار نہ تھا اور نہ ہے کہ وہ دستور میں ترمیم کرے۔ نہ جنرل مشرف کو ہے اور نہ کسی اور شخص کو ہے۔ اس لئے ہم یہ بات کہنا چاہتے ہیں کہ وہ illegal ہے اور ہم جو oath لیں گے وہ 1973 کے آئین کے تحت لیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بابر خان غوری صاحب۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: I think, parties should not repeat their points of view. One representative of the party has spoken ....

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پہلے بابر خان غوری صاحب کو سن لیں پھر پی ایم ایل (این) کی طرف سے سن لیتے ہیں۔ بعد میں کنرانی کی بات سن لیتے ہیں۔

Let one representative from each party make his point of view

جناب بابر خان غوری ، شکریہ جناب پریذائیڈنگ آفیسر صاحب۔ بات یہ ہے کہ جمہوریت کا جو Road map دیا گیا ،آج اس کی تکمیل ہو رہی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بات لمبی نہیں کرنی ، مختصر کرنی ہے۔

جناب بابر خان غوری ، جس جمہوریت کی یہ بات کر رہے ہیں وہ اگر آج مکمل ہو رہی ہے تو اس کو مکمل ہونے دو۔ رکاوٹ کیوں بن رہے ہو۔ اگر کوئی مسئلہ ہے تو حلف لیں اور اس کے بعد اس کو یہاں اس ہاؤس میں discuss کیا جاسکتا ہے لیکن اگر ہاؤس کو distrub کرنا ہے جیسے قومی اسمبلی میں دکھایا گیا ہے تو یہ درست نہیں۔ آج ہمیں پروفیسر خورشید صاحب نے یہ کہا کہ ہم اس کو نہیں مانتے۔ انہی کی پارٹی سندھ میں کور کمانڈر کو لیٹر لکھتی ہے اور کہتی ہے کہ یہ مسئلہ حل کرو۔ وہاں پر جمہوریت ہے ،وزیر اعلیٰ سے کیوں بات نہیں کرتی، گورنر سے بات کیوں نہیں کرتی ، double standard کیوں ہے۔ وہ عوام کو بتائیں کہ جب عراق کے مسئلہ پر بات چیت ہو رہی تھی تو قومی اسمبلی کے اندر ایل ایف او کا مسئلہ چھیڑا گیا۔ ایل ایف او کے مسئلے کا دور دور تک ذکر نہیں تھا۔ پوری دنیا میں عراق کا مسئلہ ہے۔ آج پاکستان کو قومی یکجہتی کی ضرورت ہے ، اتحاد کی ضرورت ہے تاکہ ہم ، پوری قوم ، اتحاد کے ساتھ ، یکجہتی کے ساتھ اس دنیا میں crisis کا مقابلہ کرسکیں لیکن اس وقت ایل ایف او کا مسئلہ چھیڑ کر پاکستان کو کمزور کرنے کی سازش کس کے اشارے پر ہو رہی ہے ، کس کے لئے یہ کام کر رہے ہیں ،ایوان

کو بتایا جائے۔ آج یہ ایوان مکمل ہو رہا ہے ، آج اس کے اندر یہ بھی ممبر ہونگے ، حلف لیں گے۔ اس کے بعد اس کو requisition کریں یا بیٹھیں اور پھر بحث کریں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ایل ایف او کو ہم تسلیم کر رہے ہیں۔ اگر اس میں کوئی غلطیاں ہیں ۔ اگر کوئی ترامیم ہیں تو اس میں بحث ہوسکتی ہے ۔ لیکن میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اگر یہ پوائنٹ آف آرڈر کا سلسلہ چلتا رہے گا تو یہ کارروائی پوری نہیں ہوگی آپ سب سے میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ حلف کی کارروائی شروع کریں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی پی ایم ایل (ن) اسحاق ڈار صاحب ۔

جناب محمد اسحاق ڈار : جناب پریذائیڈنگ آفیسرصاحب جہاں تک متحدہ اپوزیشن کا view point ہے وہ آپ کے سامنے آچکا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی بڑی وضاحت کے ساتھ جی فرمائیے۔

جناب محمد اسحاق ڈار : اورجناب دوسرے ہاؤس میں وہاں کے پریذائیڈنگ آفیسر نے جو کہ بڑے seasoned speaker تھے اور کافی تجربہ تھا ان کو انہوں نے یہ ہاؤس میں کہا اور وہ ریکارڈ موجود ہے کہ آئین کے تحت جو حلف لیا جا رہا ہے وہ1973کے آئین کے تحت لیا جا رہا ہے ۔میرا خیال ہے یہ controversy ہونی ہی نہیں چاہئیے۔حکومتی بینچوں کے طرف سے یا ان کے ممبرز کی طرف سے یا آپ کی طرف سے کہ اگر یہ حلف لیا جا رہا ہے 1973 کے آئین کے تحت as it stood before 12th of October,1999 so I think it is the same stand as it was in the other House and the issue can be resolved accordingly as and when the time comes but having said that میرے معزز دوست جو فرما رہے تھے کہ یہ ہاؤس اس وقت یہ کام کرے اور عراق پر بحث کرنے میں ان سے، آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا عراق کی situation میں کیا یہ ٹھیک تھا کہ نیشنل اسمبلی کا اجلاس ملتوی کردیا جاتا۔ کیا یہ ٹھیک ہے کہ آج یہ ہاؤس بھی ملتوی ہو رہا ہے according to our information ساری دنیا کی جو affected parliaments ہیں اس وقت بیٹھ کر وہ اس چیز پر بحث کر رہی ہیں کہ عراق کا impact ان کے ملک پر کیا ہوگاہم نے دیکھا کہ ترکی میں کیا ہوا

it is a لیکن over ruled it پارلیمنٹ لیکن government was ready to be sold out matter of great regret Mr. Presiding Officer that the National Assembly has been prorogued and this House will be prorogued today after the election of the Chairman and the Deputy Chairman. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بھنڈر صاحب۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Mr. Presiding Officer, thank you. I would like to inform the House and the members of the Senate that I have also seen page 235, the Member of the National Assembly and the Member of the Senate, the prescribed oath, which has been prescribed in the 1973 Constitution and irrespective of that fact whether LFO has amended this Constitution or has not amended this Constitution.

I think so far as this proforma is concerned which we have to read now and whatever has been given in the Constitution, there is not the slightest difference in the oath So far as the question of oath is concerned sir, we are taking this oath. This is prescribed by the Constitution, that has not been amended by the LFO, that has not been amended by any other statute so they may clarify that we are taking oath under 1973 but so far as the oath is concerned the oath is the same, you are administering the same oath, we are taking the same oath, therefore, I don't think that this is an occasion for raising any of these issues and I very humbly bring to your notice and you have already said that unless we take oath we cannot make any point of order. We should first be members then we

should make the point of order.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : شکریہ جی کنرانی صاحب۔ آپ اپنی پارٹی کا بھی بتا دیں تا کہ پتا چلے کہ مختلف پارٹیز کا کیا نقطہ نظر ہے ۔ آپ کا کس پارٹی سے تعلق ہے ۔

جناب امان اللہ کنرانی : جناب بی این پی سے ۔ جناب چیئرمین صاحب اگرچہ آئین پاکستان 1973 کے اندر بلوچستان کے مسئلے کا کوئی مداوا نہیں ہے ۔بلوچستان کا مسئلہ اس میں نہیں ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : دیکھیں اس وقت حلف کی بات ہے آپ نے اور مسئلے چھیڑ دیئے ہیں۔ ابھی آپ کے پاس چھ سال ہیں بلوچستان کے مسائل پر بعد میں بحث ہوتی رہے گی ۔ جی فرمائیے۔

جناب امان اللہ کنرانی : ہم یہ کہتے ہیں کہ صرف کتاب چھاپنے سے آئین نہیں بدلتا اس کتاب کے چھاپنے سے کیا آئین بدل گیا ہے ۔ اس لئے ایل ایف او کے تحت ہم حلف نہیں اٹھاتے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آپ بلوچستان کا مسئلہ بغیر حلف اٹھائے کیسے حل کریں گے۔مجھے بھی حلف لینا ہے۔ جی جناب ثناء اللہ بلوچ صاحب۔ مختصر بات کریں۔

جناب ثناء اللہ خان بلوچ : جناب مختصر بات کروں گا۔ جناب میرے سامنے آئین پڑا ہوا ہے۔ آپ خود بھی اس سے واقف ہیں۔ جناب والا! یہ آئین کسی ایک شخص کی خواہشات کے تحت نہیں بنتا۔ یہ پاکستان کے اندر جو چار وفاقی وحدتیں ہیں، ان کی اجتماعی خواہش ، ان کی اجتماعی سوچ اور اجتماعی مسائل کو مدنظر رکھ کر بنایا جاتا ہے لیکن ۱۹۷۳ء کے آئین کو جب بنایا گیا۔ تو شاید اس میں کچھ اتفاق رائے تھی۔ ہم اس وقت بھی اس پر reservations رکھتے تھے۔ آج جناب والا! آئین کے اندر ۲۹ آرٹیکلز کو ایک شخص اپنے گھر سے ناراض ہو کر آ کر تبدیل کر دیتا ہے۔ کسی محروم صوبے سے پوچھے بغیر، محروم قومیتوں سے پوچھے بغیر۔

جناب چیئرمین ! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ اختیار یہاں کی منتخب پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔ عوام کے منتخب نمائندوں کو حاصل ہے۔ کسی ایک شخص کو نہیں ہے تو جناب

چیئرمین! پھر اس مقدس آئین میں تبدیلی کا اختیار اس کو کس نے دیا۔ اس کے اندر آرٹیکل ۶ بھی ہے۔ جناب والا آرٹیکل ۶ کے تحت وہ شخص غداری کا مرتکب ہے جو اس آئین کے اندر ایک لفظ کا بھی اضافہ کرے۔ جناب والا ہم کسی بھی شخص کو یہ اختیار اور یہ اجازت نہیں دیتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: OK جی۔ فرحت اللہ بابر صاحب آپ کی طرف سے رضا ربانی صاحب بات کر چکے ہیں پھر بھی میں ان کو موقع دوں گا۔ اب کس پارٹی کی نمائندگی رہ گئی ہے؟ JUI کی طرف سے اعظم خان سواتی صاحب۔ جی فرمائیے۔

Mr. Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Presiding Officer, Sir, you belong to a legal fraternity the view of my party is that if LFO is incorporated with the original Constitution of 1973. Then you yourself, being an eminent legal practitioner when you appear before the courts, right at the preamble, you hold so dearly that Constitution of 1973 and I would say on behalf of my party that now you are making a mockery of your own counscious. God forbid, this country of mine needs the paramount law of land. We will not tolerate in any way, in any fashion that a single person would come in and tarnish the basis of our country. The fiber of this nation is built basically on that Constitution. And Inshaallahtaala my party JUI in this institution will uphold the No. 1 Constitution not No. 2 Constitution in any way. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اور کس پارٹی کی نمائندگی نہیں ہوئی۔ جی ڈاکٹر بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: جناب والا! پروفیسر خورشید صاحب نے جو پوائنٹ اٹھایا کہ پہلی دفعہ مشرف صاحب نے سینیٹ کو معطل کر دیا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ۱۴ کروڑ عوام کا اس نے استحقاق مجروح کیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اچھا Privilege Motion بھی آ گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: جی ہاں۔ دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان کا ۱۹۷۳ء کا جو متفقہ آئین ہے اس میں فرد واحد ترمیم لاکر LFO کو شامل کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ملک کے ساتھ مذاق ہے اور آئین کے ساتھ مذاق ہے۔ ہمارے دوست نے کہا کہ عراق کے مسئلے پر بولنے نہیں دیا۔ میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب ۱۱ ستمبر کو بش صاحب نے ٹیلی فون کیا۔ تو یہاں سے مشرف صاحب نے کہا کہ Yes Sir یہ تمام عراق کا، پورے اسلامی ممالک کا مسئلہ ہے۔ مشرف کی وجہ سے ہم آج پریشان ہیں۔ لہذا ہم ایل ایف او کو نہیں مانتے اور ہم ۷۳ کے آئین کے تحت حلف اٹھائیں گے اور یہ آپ نوٹ کریں۔ یہ ملک چودہ کروڑ عوام کا ہے۔ صرف مشرف کا نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ بھی تجربہ کار ہیں اور آپ آئین کے بھی قانون دان ہیں اور آپ اس کو تسلیم کریں اور یہ بتا دیں کہ ہم ۷۳ کے آئین کے تحت ان ممبروں سے حلف لے رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اچھا اور کسی پارٹی کی نمائندگی رہ گئی ہے۔ جی۔ آپ کس پارٹی سے ہیں۔ فرمائیے جناب بلوچستان نیشنل موومنٹ۔

ایک معزز رکن: جناب چیئرمین I don't want to take long time میں اپنی پارٹی کی ایل۔ ایف۔ او کے حوالے سے، اس حلف کے حوالے سے، اپنی پارٹی کے موقف کی وضاحت کروں گا۔ جیسے اپوزیشن کے ساتھیوں نے فرمایا تھا اسی طرح میری پارٹی کا بھی یہی موقف ہے کہ ہم فرد واحد کو آئین کے اندر کسی قسم کی ترمیم کی اجازت نہیں دیتے ہیں اور نہ ہی ہم فرد واحد کے illegal frame work order کو مانتے ہیں۔ کوئی لیگل فریم ورک آرڈر نہیں ہے۔ یہ فرد واحد کا illegal frame work order ہے۔ اس کو ہم ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں اور اس illegal frame work order کے تحت حلف اٹھانے کے لیے بھی تیار نہیں ہیں اور ہم اسی آئین کے تحت حلف اٹھانے جا رہے ہیں جو بارہ اکتوبر ۱۹۹۹ سے پہلے تھا۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Thank you۔ جی۔ اور کون رہ گیا ہے۔ آپ کس

پارٹی سے ہیں جی ؟ ایم۔ایم۔ اے سے ہو گیا ہے۔ ایم ایم اے سے ہو گیا ہے ۔جی اور کون رہ گیا ہے۔جی ظفر صاحب آپ کی پارٹی سے ہو گیا ۔میرا خیال ہے کہ Bhinder Sahib has spoken on your behalf آپ کس پارٹی سے ہیں جناب۔ جی ،پختون خواہ ملی پارٹی۔ فرمائیے جناب رضا صاحب۔

جناب رضا محمد رضا : جناب والا ! یہ بہت بڑی بدقسمتی ہے ان ایوانوں میں اس ملک کے آئین پر بات ہوتی ہے۔ یہ ۱۹۴۷ کے بعد اس آئین ساز اسمبلی کا کام تھا جو اس ملک کے آئین کی تشکیل کے لیے وجود میں آیا تھا نو سال گزرنے کے بعد آئین ساز اسمبلی کو آئین تشکیل دینے کا موقع نہیں ملا۔ پھر جنرل ایوب خان نے دس سال کی مارشل لاء مسلط کی ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : یہ ہسٹری میں جانے کی ضرورت نہیں ہے جی۔

جناب رضا محمد رضا : پھر یحییٰ خان نے یہی کیا یہ ملک دو لخت کیا گیا۔ جناب والا اس ملک کو دو لخت کرنے کے بعد بیس سال کے بعد پہلی بار ایک آئین ملا جس پر بھی یہاں کی اقوام میں پشتون، بلوچ، سندھی، سرائیکی مطمئن نہیں تھے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جناب تھینک یو ۔ انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ۔ آپ شیرپاؤ گروپ سے ہیں؟ جی شیرپاؤ گروپ۔ پلیز آپ کا ہو گیا جی آپ دیکھیں نا history بعد میں بیان کریں گے جب حلف لے لیں۔ جس آئین کا اتنا ہمیں احترام ہے اس کے تحت حلف لے لیں۔

جناب رضا محمد رضا : ایک بات Sir یہ ضروری ہے۔ کہ قومیں یہ چاہتی ہیں کہ اس ملک میں ایسا آئین ہو جو اس ملک کے تاریخی، لسانی، ثقافتی تقاضوں کے مطابق ہو ۔قوموں کو اختیارات ملیں جناب ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ انیسہ طاہر خیلی صاحبہ، پی پی پی شیر پاؤ گروپ۔ بالکل مختصر فرمائیں۔

آنسہ انیسہ زیب طاہر خیلی ۔ ماشاء اللہ اس وقت ہمارے ہاؤس میں بڑے بڑے نامور اور تجربہ کار ساتھی بیٹھے ہیں۔ بہتر یہ ہوتا کہ جس طرح جناب Presiding Officer صاحب!

آپ نے کہا تھا کہ حلف لے کر یہ باتیں ہو جاتیں اور انہیں discuss کرتے۔ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گی۔ بے شک ہم لوگ جنہوں نے اس ملک میں جمہوریت کے لئے قربانی دی ہے اور دیتے آئے ہیں، ہمارے لئے بھی جمہوریت کی بحالی ایک بہت بڑا مسئلہ رہا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی شیر پاؤ یہ یقین رکھتی ہے کہ اس ملک میں ایک ٹھوس اور پریکٹیکل جمہوریت کی بنیاد رکھنی چاہیئے۔ جناب! گزشتہ ۵۵ سالوں میں، نہیں، میں history نہیں بتاؤں گی لیکن میں ایک reminder دوں گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ لیکن لوگ 1947 سے شروع ہو جاتے ہیں۔

آنسہ انیسہ زیب طاہر خیلی - But I'ld like to give my point Sir, if you allow me, I'ld just like to remind them کہ یہ جس LFO کو oppose کر رہے ہیں یہ صرف ان گیلریز کے لئے ہے۔ جناب! میں آپ کو بتاتی ہوں۔ I give you my point. میرا point سنیں۔

(مداخلت)

آنسہ انیسہ زیب طاہر خیلی - ہر دفعہ جب آپ ایک dictatorship سے یا مارشل لاء سے جمہوریت کی طرف جاتے ہیں تو اس ملک میں LFOs, RCOs آتے رہے ہیں۔ لیکن جنابِ عالی---

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer- Tahir Kheli Sahiba, please sit down, please sit down, when the Chair asks you, please sit down. This is what the rules require, please sit down. Last speaker will be Raza Rabbani and then I will proceed with the oath. Raza Rabbani Sahib, last speaker, please make it very short. No more, finish.

میاں رضا ربانی - جی جناب!

I will make it very short. Sir, thank you very much for giving me this...

Mr. Presiding Officer. Last and make it very short please.

Mian Raza Rabbani. Very short Sir, if you won't interrupt, I will make it even shorter.

سب سے پہلی بات تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ متحدہ اپوزیشن پر جو ابھی treasury benches کی طرف سے ایک الزام لگایا گیا ہے، اس الزام کی ہم سختی سے مذمت کرتے ہیں۔ Opposition کی حب الوطنی کو question کیا گیا اور ایک ایسی حکومت، اپوزیشن کی حب الوطنی کو question کر رہی ہے جو خود بین الاقوامی مالیاتی سامراج کے اشاروں پر ناچ رہی ہے۔ وہ اگر آج پاکستان کی جائز اپوزیشن کو اس کی patriotism پر question کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نہایت ہی شرم ناک بات ہے اور اس کو ہم condemn کرتے ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں مختصر سے دو پوائنٹ raise کرنا چاہوں گا اور وہ یہ ہیں ۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer. Please sit down. Please sit down Miss. Tahir Kheli, I am sorry, please sit down. I will not allow you to take the floor, please sit down. This is your first day in the Senate, you must understand that you have to respect the Chair, you have to follow the rules. Please sit down, please sit down.

جی جناب رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب Presiding Officer Sahib, دوسری بات جو انور بھنڈر صاحب نے اٹھائی تھی

As far as the oath is concerned, I have no qualms with him, the oath which is lying before us and the oath which is present in the 1973 constitution are both the same, there is no change in wording but Mr. former Law Minister, respect what your legal community has to say rather

than hiding under the skirts of military dictator. As far as the oath is concerned, the point that is to be raised and why we are raising this, is that when we talk about preserving, protecting and defending the Constitution of Pakistan, we are talking about preserving, protecting and defending the 1973 Constitution as it stood before the 12th of October and not the LFO. Mr. Chairman, just give me one more minute. Sir, give me one more minute and I will be through.

Mr. Presiding Officer. O.K. 30 seconds.

Mian Raza Rabbani. As far as the LFO is concerned, we consider that the Supreme Court has no jurisdiction whatsoever to grant the powers to an individual or an institution to amend the Constitution.

(Interruption)

Oath-taking and signing of roll of members

Mr. Presiding Officer. Thank you. Please, Raza Sahib, please sit down. O.K. Now I will proceed with the oath.

اب میں آپ کی اجازت سے اردو میں حلف پڑھوں گا ۔ جب میں اپنا نام لوں گا تو آپ اپنا نام لیں گے۔ اور جو میں عبارت پڑھوں گا وہ عبارت آپ پڑھیں گے ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ میں، وسیم سجاد صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا۔ کہ بحثیت رکن سینیٹ میں اپنے کارہائے منصبی ایمانداری ، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین اور قانون اور قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا ۔ کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا۔

(معزز ممبران نے اردو میں حلف اٹھایا)۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں آپ کو اس ایوان کا ممبر منتخب ہو کر آنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور خصوصاً آپ نے جو حلف لے لیا ہے اب آپ باقاعدہ ممبر بن گئے ہیں، اس پر آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

میں آپ سے ایک بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ کل میرے بہت سارے دوستوں نے مجھے کہا تھا کہ آپ ہاؤس میں ہلمٹ پہن کر جائیں اور steel armour بھی پہن لیں لیکن مجھے یقین تھا کہ آپ لوگ ان روایات کو برقرار رکھیں گے جو اس سینیٹ نے پچھلے کئی سالوں سے قائم کی ہیں اور نہ صرف ان کو برقرار رکھیں گے بلکہ ان میں اضافہ کریں گے کیونکہ عوام کی نظریں آپ لوگوں پر ہیں، عوام کی خواہشات آپ کے ساتھ ہیں، عوام چاہتے ہیں کہ آپ ان کے مسائل حل کریں اور اس وقت آپ کا جو ایوان ہے، جو سینیٹ ہے، اس میں ماشاء اللہ بہت ساری اہم شخصیات ہیں، قدر آور شخصیات ہیں، یہ ایک بہت اہم ہاؤس ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے بہت سارے سالوں میں اس ایوان نے پاکستان کو مضبوط کرنے میں، پاکستان کے استحکام کے لئے، صوبوں کو جوڑنے میں ایک بہت ہی اہم کردار ادا کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج ہمیں پاکستان مضبوط نظر آ رہا ہے، پاکستان مستحکم نظر آ رہا ہے۔ پاکستان میں وہ چیزیں ہمیں نظر نہیں آ رہی ہیں جو 1947 میں نظر آ رہی تھیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پاکستان کی سینیٹ نے، پاکستان کو جوڑنے میں اور اس کی مضبوطی کے لئے اہم کردار ادا کیا ہے تو میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس کے بعد اب کارروائی یہ ہے کہ میں سیکرٹری سینیٹ سے گزارش کروں گا کہ وہ آپ کے نام باری باری بولیں اور آپ یہاں آ کر roll پر sign کریں گے۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب الیاس احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب بلور صاحب۔

جناب سیکرٹری سینیٹ: میں آپ کے نام باری باری alphabetic order میں پکاروں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : سیکرٹری صاحب ! ایک منٹ ، میں نے بلور صاحب کو کہا تھا کہ آپ بول لیں ۔

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Mr. Presiding Officer, now I think we have been elected as Members of the Parliament. We are sure that we are now Members of the Parliament.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں ، ابھی آپ نے roll sign کرنا ہے ۔

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: We have already taken the oath. As you have said that point of order can be raised after taking oath.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر. ابھی نہیں ۔

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: My protest is ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : بات کیا ہے ؟ آپ بات کریں ۔

جناب الیاس احمد بلور : میں بات کر رہا ہوں ۔ مجھے بات کرنے دیں ۔ صرف دو منٹ دیجئے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : بات کریں ۔

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: My protest is that the members of Parliament must be given rooms in the Parliament lodges. It is a mishappening that the members of the Parliament have not been given rooms in the lodges.

یہ کہتے ہیں کہ قرعہ نکالا ہے ۔ It is wrong. We do not want this. میں یہ چاہتا ہوں کہ --

(مداخلت)

جناب الیاس احمد بلور : ایک سیکنڈ۔ Either a Secretary---

جناب سیکرٹری سینیٹ : اب میں باری باری ممبران کے نام alphabetic order

میں پکاروں گا۔مسٹر عبدالحفیظ شیخ --

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر : عبدالحفیظ شیخ صاحب ۔

جناب سیکرٹری سینیٹ: آپ آئیے اور sign کیجیئے ۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی : ابھی جناب oath رہتا ہے ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب والا : ہمیں english اور اردو میں ، دو حلف دیئے گئے ہیں ۔ ابھی english میں حلف اٹھانا باقی رہتا ہے ، کچھ ممبران نے اردو میں حلف نہیں اٹھایا وہ english میں اٹھانا چاہتے ہیں---

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: حلف ہو گیا ہے۔ sorry ۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی: ہمیں english میں بھی حلف نامہ دیا گیا ہے ۔ ہم english میں اٹھانا چاہتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : sorry ابھی چیئرمین آئیں گے تو اس مسئلہ کو پھر اٹھانا ۔

(مداخلت)۔

(اس موقع پر جناب رضا ربانی اور ڈاکٹر صفدر علی عباسی dais پر تشریف لے آئے اور اردو اور english کے دونوں حلف نامہ دکھائے)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : یہ دو حلف نامے ہیں ۔ کچھ ممبران نے اردو میں حلف لے لیا ہے ۔میں انگریزی میں حلف اٹھانا چاہتاہوں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : چلیں، آپ انگریزی میں لے لیں۔ سیکرٹری صاحب! رک جائیں ۔

(مداخلت)۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : چلیں آپ حلف لیں ۔ کیا english میں حلف اٹھانے

والے اور بھی ممبرز ہیں؟

میاں رضا ربانی : جی ہاں -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - O.K:

(مداخلت)

ایک معزز رکن: جناب والا! یہ روایت درست نہیں ہے - اس طرح کچھ ممبران سندھی، پشتو، بلوچی اور بروہی میں حلف اٹھانے کا کہیں گے

(اس موقع پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر نے english میں حلف لیا)

جناب سیکرٹری سینیٹ: جناب عبداللطیف انصاری-

جناب عبدالمالک

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم

جناب عبداللہ

مسز عابدہ سیف ایڈووکیٹ

مولوی آغا محمد

جناب احمد علی

جناب امان اللہ کنرانی

آنسہ انیسہ زیب طاہر خیلی

جناب اسفند یار ولی

جناب آصف جتوئی

جناب ایاز خان مندوخیل

ڈاکٹر عزیز اللہ سانگزئی

جناب بابر خان غوری

بی بی یاسمین شاہ

سید دلاور عباس -

جناب فرحت اللہ بابر۔

جناب فاروق حامد نائیک۔

مسز فوزیہ فخرالزمان خان۔

پروفیسرعفور احمد۔

مولانا گل نصیب خان۔

مسز گلشن سعید۔

جناب گلزار احمد خان۔

جناب حمید اللہ جان آفریدی۔

سید ہدایت اللہ شاہ۔

جناب الیاس احمد بلور۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف۔

مسز کلثوم پروین۔

جناب کامل علی آغا۔

ڈاکٹر کوثر فردوس۔

جناب کامران مرتضیٰ۔

صاحبزادہ خالد جان۔

ڈاکٹر خالد رانجھا۔

جناب خلیل الرحمان۔

پروفیسر خورشید احمد۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی۔

سردار مہتاب احمد۔

جناب متین شاہ۔

جناب مہم خان بلوچ۔

جناب محمد عباس کمیلی۔

جناب محمد اجمل خان۔

ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ

جناب محمد اکرم

جناب محمد علی درانی

جناب محمد امین دادا بھائی

جناب محمد امجد عباس

چوہدری محمد انور بھنڈر

جناب محمد اسلم بلیدی

نواب محمد ایاز خان جوگیزئی

جناب محمد اعظم خان سواتی

جناب محمد انور بیگ

سید محمد حسین

پروفیسر محمد ابراہیم خان

جناب محمد اسحاق ڈار

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی

سردار محمد لطیف خان کھوسہ

جناب محمد میاں سومرو

میر محمد نصیر مینگل

پرفیسر محمد سعید صدیقی

جناب محمد سرور خان کاکڑ

مسز ممتاز بی بی

سید مراد علی شاہ

جناب مشاہد حسین سید

جناب نعیم حسین چٹھہ

ڈاکٹر نگہت آغا

مسز نگہت مرزا

جناب نثار احمد میمن

مسز آغا پری گل

مولانا راحت حسین

انجینئر رشید احمد خان

جناب رضا محمد رضا

میاں رضا ربانی

مسز رازینہ عالم خان

جناب رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ

مسز روشن خورشید بروچہ

مسز رخسانہ زبیری

مسز سعدیہ عباسی

جناب سعید احمد ہاشمی

ڈاکٹر صفدر علی عباسی

جناب ساجد میر

جناب ظفر اقبال چوہدری

جناب ایس ایم ظفر

سید سجاد حسین

سید سجاد حسین بخاری

مولانا سمیع الحق

جناب ثناء اللہ بلوچ

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی

ڈاکٹر شہزاد وسیم

جناب شوکت عزیز

مس شیریں نور

جناب شجاع الملک

جناب طاہر اقبال

مسز طاہرہ لطیف

مسز تنویر خالد

جناب طارق عظیم خان

جناب میر ولی محمد بادینی

جناب وقار احمد خان

جناب وسیم سجاد

(جناب پریذائیڈنگ آفیسر نے اس موقع پر اپنے عہدے کا حلف اٹھایا)

Mr. Wasim Sajjad (Presiding Officer): I think before I sign the roll I will take my oath before this Honourable House.

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں (وسیم سجاد) صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا کہ بحیثیت رکن سینیٹ میں اپنے کارہائے منصبی ایمانداری ، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین اور قانون اور سینیٹ کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری ، سالمیت ، استحکام ، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا۔ کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے آمین۔

(اس موقع پر ایوان بالا میں موجود معزز ممران نے جناب وسیم سجاد صاحب کو مبارک باد دی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : شکریہ جی بہت مہربانی جی I am grateful to you

شکریہ جی۔

جناب شاہد اقبال (سیکرٹری سینیٹ)، مسٹر ظفر اقبال چوہدری

Election of the Chairman

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اب یہ مرحلہ تو مکمل ہو گیا ہے تمام اراکین سینیٹ نے اپنے دستخط کر دیئے ہیں۔ اب اگلا جو مرحلہ ہے وہ چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین سینیٹ کے انتخاب کا ہے۔ جس کے لئے جو وقت مقرر کیا گیا ہے وہ بارہ بجے دن ہے اس وقت تک nomination papers جمع کرائے جا سکتے ہیں لیکن کچھ ممبران نے یہ اظہار کیا ہے کہ چونکہ تاخیر سے اجلاس شروع ہوا تو کچھ وقت بڑھا دیا جائے۔ اب وقت بڑھانے کے لئے (جو کہ ایک جائز بات ہے) ہمیں رولز کو suspend کرنا پڑے گا کیونکہ Rule 9(3) میں لکھا ہوا ہے کہ بارہ بجے تک کاغذات جمع ہونے چاہئیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میرا خیال ہے کہ رضا ربانی صاحب اور انور بھنڈر صاحب ایک joint motion move کر رہے ہیں تاکہ اس رول کو suspend کر کے ایک بجے تک یہ کاغذات جو ہیں وہ جمع کرائے جا سکیں۔ تو میرا خیال ہے رضا صاحب آپ پڑھ دیں۔ This is a joint motion under Rule 236

میاں رضا ربانی: جناب .Rule 219 Sir

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں نہیں 236 for removal of difficulties -

میاں رضا ربانی: نہیں جناب 219 suspension of Rules -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ہاں فرمائیے .219 OK-

Mian Rzaz Rabbani: Sir, for suspension of Rule 9 sub Rule 3 .

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں نہیں یہ 219 کہاں سے لے آئے ہیں آپ --

----

Mian Raza Rabbani: 219 sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ suspension of members ہے۔

Mian Raza Rabbani: Sorry sir, sorry.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: کہیں ہاؤس کو فارغ نہ کرا دیں۔ Rule 236

Mian Raza Rabbani: Sorry sir, I beg your pardon.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: آج تو رضا صاحب آپ نے سب کو فارغ کرا دینا تھا۔

Mian Raza Rabbani: Rule 236 Sir,

Mr. Presiding Officer: Yes 236.

Mian Raza Rabbani: Sir, We beg to move that the provisions of the Rule 9 sub rule 3 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 be suspended under Rule 236 and the proposal of the names of the office of the Chairman and Deputy Chairman of the Senate be fixed as before 1.00 p.m. instead of 12.00 noon.

Mr. Presiding Officer: It has been moved by Mian Raza Rabbani under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 that the provisions of Rule 9 sub clause 3 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 be suspended so as to enable the nomination papers to be received by 1.00 p.m. instead of 12.00 noon.

(The Motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Rules stand suspended and the nomination papers can now be received by 1.00 p.m. today in the office of the Secretary Senate. Thank you very much. Now the House is adjourned till 3 O'clock. Thank you very much. I am most grateful to all of you.

[The House was adjourned at 11.10 a.m. to meet again on the same day i.e.

12.03.2003 at 3.00 p.m. in the evening]

(The House reassembled at 3.10 p.m. with Mr. Wasim Sajjad in the Chair *as Presiding Officer)*

Mr. Presiding Officer: Honourable Members of the Senate! for the office of the Chairman Senate, two nomination papers were received, both proposing the name of Mr. Mohammedmian Soomro, for the office of Chairman Senate. In one nomination paper, the proposer is Zafar Iqbal Chaudhry, in the other nomination paper, the proposer is Mr. Muhammad Naseer Mengal. Both papers were found in order. No other paper was received, nominating any other person for the Office of the Chairman Senate. Accordingly, Mr. Mohammedmian Soomro is declared elected unopposed as Chairman of the Senate.

(Clapping)

Oath- taking of Chairman

Mr. Presiding Officer: I would now invite Mr. Mohammedmian Soomro to come and take the oath of office.

(اس موقع پر جناب چیئرمین، جناب محمد میاں سومرو صاحب نے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا اور کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Election of Deputy Chairman

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈپٹی چیئرمین کا انتخاب ہونا ہے۔ اس کے لئے خلیل الرحمان صاحب کے دو nomination papers وصول ہوئے۔ ان کو بی بی یاسمین شاہ صاحبہ اور سید دلاور عباس صاحب نے propose کیا ہوا ہے۔ اور کوئی nomination paper

موصول نہیں ہوا ہے۔ لہذا خلیل الرحمان صاحب کو ڈپٹی چیئرمین بلا مقابلہ منتخب کیا جاتا ہے۔

Oath-taking of Deputy Chairman

(اس موقع پر ڈپٹی چیئرمین' جناب خلیل الرحمان صاحب نے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا)

جناب چیئرمین: جی وسیم سجاد صاحب۔

FELICITATIONS

Mr. Wasim Sajjad: Mr. Chairman, I would like to congratulate you and express my wishes to you on assumption of office as a Chairman of the Senate of Pakistan. This office, the highest parliamentary office in the country and like the office of the President it symbolises the strength and unity of the federation. I have no doubt with your various experiences that you eminently and suitably fit this highest parliamentary office in the country. At this happy moment, I cannot forget the contribution that your late father made to the Senate when it was formed initially in 1985. These were the formative years of the Senate and its contribution to what it is today and to building the traditions of the Senate and in particular the committees of the Senate were most invaluable.

Mr. Chairman, this is very sensitive office and you will be required to conduct yourself not only in accordance with law, the Constitution and the rules of the House but also fairly and equitably so that all sections of the House feel satisfied that their voice, no matter how small, is heard and I have no doubt that you will do that, keeping in view the excellent background that you have come from. With these few words I not only congratulate you but I would also congratulate another

colleague Mr. Khalil-ur-Rehman on having been elected to the office of Deputy Chairman of the Senate. He has experience of this House. He has an amiable personality and I have no doubt he will be a distinction to this office. With these words I thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Bhinder.

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! میں آپ کو ایوان بالا کا چیئرمین منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ بہت بڑا اعزاز ہے اور ملک میں سب سے بڑے ادارے کا، سب سے بڑا پریذائیڈنگ آفیسر مقرر ہونے پر یا منتخب ہونے پر میں آپ کو مبارک پیش کرتا ہوں اور یہ عرض بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں آپ نے یہ عہدہ سنبھالا ہے وہاں اس عہدے کے ساتھ بہت سی ذمہ داریاں بھی موجود ہیں ۔ آپ کو اس معاملے میں جہاں اس ہاؤس نے یہ عزت افزائی فرمائی ہے وہاں ان تمام مراحل سے بھی گزرنا ہوگا اور ہاؤس کو ساتھ لے کر چلنا ہو گا۔ ہاؤس کے مفادات کا تحفظ آپ کے ہاتھ میں ہوگا۔ ہاؤس اپنا تحفظ خود بھی کرے گا لیکن وہ آپ کی وساطت سے کرے گا ۔ ممبران کے جتنے حقوق اور جتنی مراعات ہیں ان کے بھی آپ ہی custodian ہوں گے اور ان کو مدنظر رکھنا بھی آپ کے فرائض منصبی میں شامل ہو گا۔

مجھے ذاتی طور پر بھی نہایت خوشی ہے کہ آپ سے اور آپ کے خاندان سے میرا رابطہ آج کا نہیں ہے مجھے جس طرح آپ کے مرحوم و مغفور والد محترم کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا اور ہم ویسٹ پاکستان اسمبلی میں کام کرتے رہے، وہ یادیں اور وہ تمام باتیں ابھی تک مجھے یاد ہیں۔اس وقت شاید ویسٹ پاکستان میں ڈپٹی سپیکر کے عہدے پر وہ فائز تھے اس لحاظ سے میں یہ کہوں گا کہ پارلیمانی جمہوریت یا یہ زندگی آپ کے لئے نئی نہیں ہے بلکہ آپ کو ورثے میں ملی ہے اور مجھے امید ہے اور کامل توقع ہے کہ آپ بخوبی ان تمام ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہوں گے اس لئے آپ کے خاندان میں آپ کے والد محترم سے آپ کو یہ تمام چیزیں ورثے میں ملی ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو، اس ہاؤس کی خدمت کرنے کا موقع دے ۔

اس ہاؤس کی تمام مراعات اور تمام ضروریات جو ہیں ان کے تحفظ کا موقع دے اور آپ ایک کامیاب چیئرمین کی حیثیت سے آئیں۔ اور جب آپ کا tenure ختم ہو تو پھر بھی ہم آپ کو مبارک باد دیں کہ آپ نے نہایت کامیابی کے ساتھ یہ وقت گزارا ہے اور اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں جناب وسیم سجاد کو بھی مبارک پیش کروں گا کہ جو انہوں نے وقت گزارا ہم نے یہاں ممبر سینیٹ ہو کر دیکھا کہ انہوں نے بہت کامیابی کے ساتھ بڑی عزت کے ساتھ اور بڑے وقار کے ساتھ، اپنے فرائض منصبی ادا کیے میں جناب خلیل الرحمان صاحب کو بھی مبارک پیش کرتا ہوں ۔ ان کے ساتھ ہم نے پہلے بھی بحثیت سینیٹر کام کیا لیکن اب کچھ فاصلے زیادہ ہو جائیں گے۔ اب ہم خلیل الرحمن صاحب نہیں کہیں گے اب ہم آپ کو سومرو صاحب نہیں کہیں گے۔ آپ کو چیئرمین صاحب کہیں گے اور ان کو ڈپٹی چیئرمین صاحب کہیں گے۔ یہ فاصلے تو بڑھیں گے لیکن عزت و احترام ہماری نگاہوں میں اور ہمارے دلوں میں اور زیادہ ہو گا۔ اللہ انہیں بھی کامیابی عطا کرے اور اپنے فرائض منصبی سے کما حقہ عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے

thank you very much.

جناب چیئرمین: شکریہ وسیم سجاد صاحب نے جو بالکل اعلیٰ سٹینڈرڈ سیٹ کیے ہیں ان کو انشاء اللہ ہم فالو کریں گے ۔ بابر غوری صاحب۔

جناب بابر خان غوری : نہ گنواؤ ناوک نیم کش دل ریزہ ریزہ گنوا دیا

جو بچے ہیں سنگ سمیٹ لو تن داغ داغ لٹا دیا

میرے چارہ گر کو نوید ہو صف دشمناں کو خبر کرو

وہ جو قرض رکھتے تھے جان پر وہ حساب آج چکا دیا

جناب چیئرمین! آج ان ممبران سینیٹ نے جو اپنا حساب چکایا ہے آپ کو ووٹ دے کے تو ہم امید کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ کہ آپ ان ممبران کی تمام توقعات پر پورا اتریں گے اور میں یہ بھی کہوں گا کہ وہ لوگ وہ ممبران جو اپوزیشن میں ہیں جنہوں نے آپ کو ووٹ نہیں دیا لیکن اب آپ پورے ہاؤس کے چیئرمین ہیں ۔ ہم ان سب کو ساتھ لے کے چلیں گے ۔ مجھے امید ہے کہ کسی بھی ممبر کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو گی اور یہ مثال قائم کریں کہ لوگ کہیں کہ

سینیٹ کے اندر تمام ممبران کے جو مسائل ہیں چاہے وہ حکومتی ایوان میں ہوں یا اپوزیشن میں ہوں سب کے مسائل کے حل کے لیے چیئرمین صاحب انصاف سے کام لیتے ہیں اور اسی طرح ہم ڈپٹی چیئرمین صاحب کو بھی مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ وہ بھی جب آپ کی غیرموجودگی میں اپنے فرائض کو انجام دیں تو ان سے بھی ہم یہ امید رکھیں گے کہ وہ تمام ممبران کو ساتھ لے کے چلیں ۔ دوسری بات یہ کرنی تھی۔

آج ہمیں افسوس ہے کہ اس موقع پہ اگر اپوزیشن کے ساتھی بھی ہوتے تو بہت اچھا ہوتا لیکن ان کے کیا ایجنڈے ہیں۔ یہ بات میں نے پہلے بھی کہی تھی یہ ہمیں نہیں پتا آج وہ اگر ایل ایف او کی بجائے کسی عوامی issue کے اوپر بائیکاٹ کرتے تو بات سمجھ میں آتی۔ وہ بے روزگاری کے مسئلے پر بائیکاٹ کرتے تو بات سمجھ میں آتی تھی۔ وہ کسی ایسے issue پر بات کرتے جو عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے ہوتے، اس ایوان کی بہتری کے لئے ہوتے تو بات سمجھ میں آتی تھی۔ انہوں نے ایک ایسے مسئلے پر بائیکاٹ کیا، جس LFO کے تحت الیکشن ہوئے۔ اسی کے تحت انہوں نے اس میں حصہ لیا ۔ اس سے پہلے اسی LFO کے تحت وہ تمام کارروائیوں میں حصہ لیتے رہے۔ آج جب یک جہتی کا وقت آیا کہ جب دنیا میں عراق کا مسئلہ چل رہا ہے اور تمام قوموں نے اپنی تمام تر توجہ عراق پر رکھی ہوئی ہے۔ پاکستان ایک ایسی مشکل سے دوچار ہے کہ اس کو فیصلہ کرنا ہے کہ آیا وہ عراق کا ساتھ دے یا امریکہ کا ساتھ دے ۔ اس پر بحث ہوتی۔ ہم لوگ ایک لائحہ عمل تیار کرتے، ایک یک جہتی show کرتے اور یہ ثابت کرتے کہ ہم اس قومی مسئلہ پر سب ایک ہیں لیکن انہوں نے اس مسئلہ کو ایک طرف رکھ دیا۔ یہ وہی مسئلہ تھا جس کے لئے وہ ملین مارچ کر رہے تھے۔ دو دن پہلے وہ ملین مارچ کی بات کرتے ہیں اور اس کے بعد یہاں پر LFO کی بات کرتے ہیں تو یہ double standard سمجھ میں نہیں آتا۔

ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ فوجی حکمرانوں کے ہم ساتھ نہیں ہونگے۔ دوسری طرف جب ضیاء الحق صاحب یہاں پر تشریف لائے، اسی ایوان میں بیٹھے ہوئے پروفیسر غفور احمد، جو سینیٹر بنے ہیں، وہ ان کے ساتھ وزیر بنے ۔ وہ گیارہ سال تک خاموش رہے اور ان کا ساتھ دیتے رہے۔ آج کون سے مسائل آگئے۔ ہم LFO کی حمایت نہیں کر رہے۔ شروع سے MQM کا موقف یہ

ہے کہ آئین میں جو کوئی بھی تبدیلی کرنی ہے وہ پارلیمنٹ کے اندر آنی چاہیئے اور پارلیمنٹ کے اندر جو بھی کچھ مسئلہ ہے اس پر debate ہو اور debate ہونے کے بعد ہم طے کریں کہ ہمارا اگلا step کیا ہونا چاہیئے۔

بہرحال باتیں بہت سی ہیں لیکن آج ایک طرح سے ہمارے لئے خوشی کا موقع ہے کہ ہمارے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین بلا مقابلہ آج یہاں، اس کرسی پر براجمان ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں وسیم سجاد صاحب کا بھی شکریہ ادا کرونگا جنہوں نے پچھلے چیئرمین کی حیثیت سے سینیٹ کو چلایا ۔ ہمیں امید ہے کہ وہ، نئے سینیٹر جو منتخب ہو کر آئے ہیں، ان کی بھی راہنمائی کریں گے، ہم سب کی راہنمائی کریں گے۔ آخر میں اتنا کہوں گا،

ہم پھولوں کے سوداگر ہیں سودا سچا کرتے ہیں
جو گاہک پھولوں جیسا ہو ہم دام بنا بک جاتے ہیں

شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ مسٹر ایس ایم ظفر۔

جناب ایس۔ ایم۔ ظفر۔ جناب چیئرمین صاحب! آپ کے انتخاب پر میں آپ کو دوہری اور دل کی گہرائیوں سے مبارک پیش کرتا ہوں کہ ایک تو آپ آج اس ایوان بالا کے چیئرمین ہوئے ۔ آپ کے ساتھ آپ کے ڈپٹی چیئرمین بھی منتخب ہوئے اور اس طرح جمہوریت سے متعلقہ وہ ادارے مکمل ہو گئے جن کی وجہ سے اس ملک میں جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہوں گی اور جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہونے کی گنجائش پیدا ہوگی۔ سینیٹ کے مکمل ہونے سے آئین مکمل ہوا اور جمہوری ادارے مکمل ہوئے۔

آپ کے اپنے خاندان سے متعلق یہاں گفتگو ہوئی۔ آپ کے خاندان کا پارلیمنٹ کے ساتھ جو تعلق ہے، اس کی بنا پر آپ اداروں کو تشکیل دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہم سب کو اس ایوان میں یہ امید بجا طور پر پیدا ہوئی ہے کہ آپ سینیٹ کو اسی طریقے سے چلائیں گے جس طریقے سے آپ نے دیگر اداروں کو باصلاحیت طریقے سے چلایا ۔ ان کو ایک مقام مہیا کیا۔ اسی طرح سینیٹ کو بھی وہ مقام حاصل کرنے میں آپ کی صلاحیتیں بروئے کار آئیں گی۔

آج جس موقع پر یہ سینیٹ تشکیل پائی ہے ذکر کیا گیا ہے کہ آپ کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ ذمہ داریاں صرف یہ ہی نہیں ہیں جناب چیئرمین کہ آپ نے آئین اور سینیٹ کے rules کے مطابق اس ایوان کو چلانا ہے بلکہ ہم سب نے آپ کے ساتھ مل کر چلنا ہے ۔ اس وقت جبکہ ملک مشکل دور میں سے گزر رہا ہے اور ہم ایک پرانے دور سے نئے دور کی جانب چل رہے ہیں، ہم نے قدم بہ قدم evolve کرنا ہے جمہوریت کو اور ایسی جمہوریت کہ جو قائد اعظم محمد علی جناح کا vision تھا۔ جس کے مطابق بلا شک و شبہ ہمارے اس پارلیمنٹ کی supremacy اور اس پارلیمنٹ کی بالادستی قائم کرنی ہم سب کا ایک مشترکہ فریضہ ہے ۔ ہمارے وزیر اعظم نے بڑے صاف الفاظ میں کل جو تقریر فرمائی وہ ہم سب کے دل کی آواز ہے کہ جو فیصلے ہوں گے وہ پارلیمنٹ میں ہونگے۔ پارلیمنٹ کے فیصلوں کو تمام فیصلوں پر بالادستی حاصل ہوگی۔ یہی وہ منشور ہے اور یہی وہ مقصد ہے کہ جس کے لئے یہ ہمارا سینیٹ بنا۔

مزید میں یہ کہنا چاہوں گا جناب چیئرمین صاحب کہ آج اتفاق سے یہ حالت ایسی ہے کہ ملک میں ایک مایوسی کا کلچر بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے جس سے مایوسی کا کلچر بڑھ رہا ہے۔ اب ہمارا سینیٹ کا یعنی ایوان بالا کا یہ فرض ہو گا کہ ہم اس ملک کو اور اس قوم کو وہ اعتماد مہیا کریں جس کی وجہ سے ملک کی اپنی identity ہو اور خود اعتمادی پیدا ہو سکے اور ہم بطور پاکستانی اپنے آپ پر فخر کر سکیں۔ یہ فرض بھی ہم نے آپ کے ذریعہ سینیٹ میں ادا کرنا ہو گا۔

جناب والا! جب بات جمہوریت کی ہوتی ہے تو اس سلسلے میں مجھے یہ کہنے دیجیئے کہ جمہوریت صرف جمہوریت کا نام نہیں ہے ۔ جمہوریت اور good governance کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ عوام کی مشکلات اور ان کی ضروریات پوری ہوں اور آج عوام جس حالت میں پس رہے ہیں ، جو ان کی صورت حال ہے ، اس کو بہتر کرنے کے لئے اس ایوان میں بیٹھ کر ہم نے ایسے فیصلے کرنے ہیں اور ایسی نشاندہی کرنی ہے جس سے حکومت کے لئے ایک راہنمائی میسر ہو سکے اور حکومت عوام کے تمام مسائل کو حل کر سکے ۔ ہم بطور پاکستانی ایک ایسی قوم کے طور پر زندہ رہنا چاہتے ہیں کہ جس کی اپنی عزت ہو ، اپنا فخر ہو تاکہ ہم سر بلند کر کے بطور پاکستانی کے ، پاکستان میں بھی چل سکیں اور پاکستان کے باہر بھی چل سکیں ۔ یہی وہ خود اعتمادی ہے ۔ جس کے ساتھ ہم سب سینیٹ میں شامل ہوئے ہیں۔ آج میں امید کر رہا تھا کہ

باوجود اپنے تمام احتجاج کے ' اس وقت ہماری اپوزیشن ہمارے ساتھ شامل ہوتی اور ہم ان کو بتاتے کہ ہمارا مقصد اور ان کا مقصد مختلف نہیں ہے ۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ اس ملک میں جمہوریت ہو ' ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ کی supremacy ہو ۔ ہم چاہتے ہیں یہ چیز بھی ایسے ہی حاصل ہو جس طرح درجہ بدرجہ اور قدم بہ قدم قائد اعظم محمد علی جناح نے حاصل کی تھی۔ جب 1947 میں پہلی بار ملک بنا تو انہوں نے بھی Government of India Act اور Indian Independence Act کے تحت حلف اٹھایالیکن بتدریج ہمیں جمہوریت کی جانب ' good governance کی جانب لے کر گئے اور آخر میں ہم نے ایک اچھا ' 1956 کا آئین بنایا۔ اسی طرح مجھے امید ہے کہ آپ کی قیادت میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس ملک میں پارلیمنٹ کی بالادستی ' قانون کی بالادستی ' good governance اورجمہوریت کو تقویت پہنچائیں گے ۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ کو مبارک دیتا ہوں اور کمانڈر خلیل الرحمان کو مبارک دیتا ہوں کہ آپ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام دیا اور انشاء اللہ آپ اپنے فرائض کو پوری طرح انجام دے سکیں گے ۔

جناب چیئرمین: انشاء اللہ جمہوریت کو بالکل استحکام ملے گا اور ہم سب مل جل کر کام کریں گے ۔جناب مہیم خان صاحب ۔

جناب مہیم خان بلوچ : جناب والا! سب سے پہلے میں اس ایوان کے نئے چیئرمین' جناب سومرو صاحب اور ڈپٹی چیئرمین' جناب خلیل الرحمان صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد دیتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اس ایوان میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی جو پارلیمانی روایات اور آداب بنتے ہیں وہ ان کے مطابق دونوں کو برابری کی بنیاد پر بولنے اور سننے کا موقع دیں گے ۔

جناب چیئرمین ! یقینی طور پر اس ایوان میں مختلف پارٹیاں ہیں ۔ مختلف سیاسی اشتراک ہے ' اتحاد ہے ۔ ہر پارٹی کا اپنا ایک منشور ہے ۔ اپنا ایک سلسلہ ہے لیکن اس ملک کے قومی مفادات کے حوالے سے اور اس دنیا کی Globalization میں رہتے ہوئے ' سب جمہوریت کی آزادی ' پارلیمنٹ کی خود مختاری اور بالا دستی پر یقین رکھتے ہیں ۔ یقینی طور پر گزشتہ تین سال سے قائم حکومت کو ہم منتخب حکومت نہیں سمجھتے تھے اور نہ سیاسی سمجھتے تھے لیکن انہوں

نے اس سے پہلے جو غیر منتخب اور غیر سیاسی حکومتیں گزری ہیں، ان کی نسبت گزشتہ تین سالوں کے درمیان جو حکومت رہی ہے ، اس نے مثبت عمل کئے ہیں ، منفی عمل نہیں کئے ہیں ۔ اس نے جمہوریت کا احترام کرتے ہوئے ، پارلیمنٹ کی بالا دستی کا احترام رکھنے کی خاطر سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق انہوں نے تین سالوں کے درمیان جمہوری اور جمہوری اداروں کی جو ضرورت تھی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تمام کام کئے ہیں جن میں local bodies elections, general elections کروانا بھی شامل ہے اور آج ایوان کا آخری مرحلہ ، جس میں سینیٹ کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کا الیکشن شامل ہے ، وہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ پر امن طریقے سے حل ہوا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جنرل مشرف نے قوم کے ساتھ جو مثبت وعدہ کیا تھا ، اسے مکمل کرکے اقتدار عوام کے حوالے کر دیا ہے۔ اب جمہوریت چل پڑی ہے ۔ یقینی طور پر جمہوریت کی اس گاڑی کو چلانا ، اس کا استحکام، جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام، اس ایوان کا کام ہے ۔

اب ہمیں تمام پارٹیوں کو مل کر جو بھی مسائل ہیں قانونی مسائل ہیں آئینی مسائل ہیں ان کو افہام وتفہیم سے مل بیٹھ کر حل کرنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت ۱۹۷۳ء کے آئین کی جو حیثیت ہے ۔ ایل ایف او کے حوالے سے یقینی طور پر اس میں اضافہ کیا گیا ہے ۔ اس پر ہر پارٹی کو اپنے تحفظات ضرور ہیں۔ لیکن ہم اپنے تحفظات کو اس ایوان کا بائیکاٹ کرنے اور سڑکوں پر نعروں سے حل نہیں کر سکتے ۔ ہم بیٹھیں۔ جمہوریت کی راہ میں یا پارلیمنٹ کی راہ میں آئینی حوالے سے ہم جو رکاوٹ محسوس کریں۔ وہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار مل بیٹھ کر، کمیٹیاں بنا، کر ان مسائل کو افہام وتفہیم سے حل کرلیں ۔ صاحبِ صدارت کی اجازت سے میں یہ بھی کہوں گا۔ مسائل تو بہت ہیں لیکن مشترکہ طور پر اس ملک کے چودہ کروڑ عوام کا بنیادی مسئلہ بیروز گاری اور مہنگائی ہے۔ اس ایوان کو سب سے پہلے اس ملک کی معیشت کو بہتر بنانے اور اس ملک کے چودہ کروڑ عوام کی جو بیروز گاری ہے مہنگائی کا جو مسئلہ ہے ۔ اسے حل کرنے کی طرف ہم جائیں۔

کل اپنے خطاب میں وزیر اعظم صاحب نے مجموعی طور پر تمام مسائل کو بہتر انداز میں حل کرنے کے لیے اقدامات کا اعلان کیا ہے ۔ اب ہم سوچیں اور اس کے حوالے سے اس ایوان کا

جو فرض بنتا ہے ہم قانون سازی کے حوالے سے اس میں پہل کریں تاکہ وزیر اعظم صاحب نے جو اعلانات کیے ہیں۔ان اعلانات کو ہم آئینی اور قانونی شکل دیکر عوام کو مطمئن کریں۔جہاں تک بین الاقوامی مسائل ہیں اس حوالے سے بھی انہوں نے عراق کے مسئلے کو جس انداز میں بیان کیا ہے ۔ ہم اپنی خارجہ پالیسی کو آزاد حوالے سے'اپنے قومی مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے برابری کی بنیاد پرتشکیل دیں۔ دنیا کے تمام ممالک سے بالخصوصہمارے جو ہمسایہ ملک ہیں ان سے ہم اچھے تعلقات رکھنا چاہتے ہیں اور عراق کا مسئلہ عراق کے عوام کا مسئلہ نہیں ہے ۔پاکستان کے عوام کا بھی مسئلہ ہے ۔اس لئے ہم اپنے حقوق اور اپنی عزت کی جو بات کرتے ہیں۔یقینی طور پر پاکستان کے عوام کی ہمدردیاں عراق کے عوام کے ساتھ ہیں اور ہمارے وزیر اعظم صاحبنے عراق کے حوالے سے جو کچھ کہا ہے یقینی طور پر وہ ایک مثبت عمل ہے۔میں آپ کا پھرشکریہ ادا کرتاہوں ۔ مہربانی '

جناب چیئرمین۔انیسہ زیب طاہر خیلی

آنسہ انیسہ زیب طاہر خیلی ۔ شکریہ جناب چیئرمین ! سب سے پہلے تو میں جناب چیئرمین آپ کو اس اعلیٰ عہدے پر' اس پوزیشن پر فائز ہونے پر اپنی جانب سے اپنی پارٹی اور صوبہ سرحد کے عوام کی جانب سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ آپ کا اس ایوان کی صدارت پر فائز ہونا ' بیشک آپ کا جو تجربہ ہے ' آپ کی جو خصوصیات ہیں۔ وہ آپ کو خداتعالیٰ نے علم سے اور ہمت سے سرفراز کیا ہے اس کی بدولت ہیں لیکن خوشی اس بات کی ہے کہ اس چار ماہ کے عرصے میں حکومت کے تمام ایوان مکمل ہونے کے بعد ' انتہائی خوبصورتی سے وفاق کی تمام اکائیوں میں ایک توازن رکھ دیا گیا ہے ۔آپ کا اس کرسی پر آنا اس چیز کی بھی نشاندہی ہے ۔ میں اس کے ساتھ ساتھ آپ کی وساطت سے منتخب ڈپٹی چیئرمین جناب خلیل الرحمن صاحب جو خوش قسمتی سے میرے صوبے سے تعلق رکھتے ہیں۔انہیں بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ان کا بھی اپنے عہدہ پر فائز ہونا خوش آئند ہے اور وفاق کی تمام اکائیوں کے لیے ایک امید کا باعث ہے۔

جناب چیئرمین ! جس طرح میرے دیگر ساتھیوں نے کہا کہ اچھا ہوتا اگر اس وقت

ہمارے اپوزیشن کے معزز اراکین بھی اس ایوان میں شامل ہوتے اور جو احتجاج انہوں نے کرنا تھا۔ اس کے لئے بہت وقت ہے وہ اس وقت کر لیتے۔لیکن تمام دنیا کو، عالم اسلام کو اور خاص کر پاکستان کے عوام کو اس وقت یہ تاثر دینا ضروری ہے کہ سیاستدان جن پر ماضی قریب میں مختلف قسم کے الزامات لگتے رہے وہ سب کے سب برے نہیں۔ سیاستدان ذمہ دار بھی ہیں اور وہ علم سے بھی مکمل طور پر بہرہ ور ہیں ۔ افسوس ہے کہ کسی عوامی نکتہ پر یا عوام کے کسی مفاد کے تحت انہوں نے یہ احتجاج نہیں کیا ۔ بلکہ غلط فہمی کی بنیاد پر ایک نان ایشو کو ایشو بنا کر احتجاج کیا ہے ۔ ایل ایف او کی حقیقت کو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ آنے والے ایوان کے مختلف اجلاسوں میں اس ایوان کے ذریعے عوام پر ضرور واضح کیا جائے گا کہ ایل ایف او پر تو عملدرآمد کر چکے ہیں ۔ ایل ایف او تو ایک ڈھانچہ ہے ۔ ایک لیگل فریم ورک ہے ۔ کسی بھی ملٹری رول سے سول حکومت کی یا جمہوریت کی طرف داخل ہونے کے لئے ایک ڈھانچے کی ضرورت ہوتی ہے تو جناب عالی! .L.F.O کے ان تمام نکات سے یہ اپنے آپ کو مستفید کر چکے ہیں ۔

چاہے وہ اس ایوان کی یا قومی اسمبلی کی نشستوں کا اضافہ ہے۔ چاہے voter age یا خواتین کی نشستیں جو اس وقت میرے ساتھ ایک بڑی تعداد میں میری بہنیں مجھ سمیت یہاں بیٹھی ہیں ۔ شاید ہم اس ایوان میں آنے کا تصور بھی اتنی آسانی سے نہ کر سکتی تھیں۔ سینیٹ میں پہلی دفعہ خواتین کی مخصوص نشستیں اس ایوان میں بھی رکھی گئیں تاکہ ہماری آواز بھی ملک کے مفاد میں اس ایوان میں گونج سکے اور پھر اس کے بعد انہوں نے جو انتخابات لڑے ۔ اس میں جناب عالی ، ہر پارٹی نے الیکشن کمیشن میں رجسٹریشن کرواتے وقت ایک سرٹیفکیٹ پیش کیا کہ جی ہم مکمل طور پر جو تبدیلیاں آئی ہیں اور صدر مملکت کے Order 2002 سے یا پولیٹیکل پارٹیز کی جو ترامیم ہیں ان سے ہم متفق ہیں ۔

جناب عالی !میری تو آپ کی وساطت سے ان سے ایک ہی بات ہے کہ خدارا ! ہم تو چاہتے ہیں کہ افہام وتفہیم سے یہ ایوان چلے ۔ ہم ان سے سیکھیں گے ۔ وہ بہت تجربہ کار ہمارے معزز ساتھی ہیں ۔ ہم ان سے سیکھنا چاہیں گے جو ہم یہاں نومولود ہیں ۔ لیکن وہ اس ایوان کو چلنے تو دیں ۔ جمہوریت کو پٹڑی پر چڑھنے تو دیں اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی دور نہیں کہ جب حقیقتاً اس ملک میں ایک مستحکم جمہوریت قائم بھی ہوگی اور ہمیشہ بغیر intervention اور

بغیر کسی مداخلت کے آگے چلے گی ۔ انشاء اللہ تعالیٰ جناب چیئرمین ! ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ کی جو ذات گرامی ہے وہ ان تمام خصوصیات کی حامل ہے اور ہماری طرف سے آپ کو مکمل تعاون ہے ۔ اور مجھے کامل یقین ہے کہ آپ بھی ہر ممبر کے نکتے پر غور کر کے اس ایوان کو چلائیں گے ۔ اور پوری طرح توجہ دیں گے ۔ بہت بہت شکریہ ۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ ۔ مسٹر مینگل ۔

میر محمد نصیر مینگل ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کو چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی جناب خلیل الرحمان صاحب کو ڈپٹی چیئرمین منتخب ہونے پر بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کے تمام ممبران کو سینیٹ کے ممبر بننے اور حلف اٹھانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

جیسا کہ کچھ مقررین نے پہلے بھی کہہ دیا ہے کہ آپ کے خاندان کی خدمات پاکستان کے لئے کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں ۔ اس پوزیشن کے لئے آپ deserve بھی کرتے تھے اور اب آپ پر لوگوں نے اعتماد بھی کیا ہے آپ فائز ہو چکے ہیں ہمیں امید ہے کہ آپ اعتبار اور اعتماد پر پورا اتریں گے اور ملک و قوم کی خدمت کریں گے ۔ ساتھ ہی میں یہ بتانا چاہتا ہوں جمہوریت کا process آپ کے اس عہدے پر فائز ہونے کے ساتھ اپنی تکمیل کو پہنچا ہے تو اس process کو تکمیل تک پہنچانے میں جن لوگوں نے کردار ادا کیا ہے ان کے ہم شکرگزار ہیں ۔ جنرل مشرف صاحب نے بحیثیت صدر پاکستان وعدہ کیا تھا سپریم کورٹ نے جو مینڈیٹ دیا تھا کہ تین سال میں الیکشن ہونے چاہییں ۔ انہوں نے الیکشن کروائے ۔ تمام اداروں کی تکمیل ہو گئی ہے ۔ جمہوریت بحال ہوگئی ہے اس کے لئے ہم ان کو بھی کریڈٹ دیتے ہیں اور شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اپنے وعدے کو نبھایا اور تمام جمہوری اداروں کو بحال کردیا ۔ ہم اپوزیشن سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس سلسلے میں اس جمہوریت کی گاڑی کو چلانے میں وہ ساتھ دیں گے ۔ سب مل جل کر اس گاڑی کو چلائیں تاکہ جمہوریت رواں دواں ہو اور ملک و قوم کی خدمت ہو ۔ ساتھ ہی آپ سے گزارش ہے کہ جب آپ ہی اس ایوان کے custodian ہیں تو آپ سب کو مل جل کر چلانے کی کوشش کریں تاکہ جمہوریت میں پیش رفت ہو اور ہمیشہ ہمیں الزام دیا جاتا ہے کہ

جمہوریت کو پنپنے نہیں دیا جاتا۔ اس میں ہمارے سیاستدانوں اور سیاسی راہنماؤں کی لغزشیں اور غلطیاں ہوتی ہیں، محاذ آرائیاں ہوتی ہیں تو خدارا! ان سے ان کو باز آنا چاہیئے۔

جناب والا! ہمارے وزیر اعظم صاحب نےعراق کے سلسلے میں یہاں پر جو پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیا، عوام کو اعتماد میں لیا تو یہ اچھی پیش رفت ہے۔ امید ہے کہ اس سلسلے میں مزید جو کچھ ہوگا تو وہ عوام اور پارلیمنٹ کو ساتھ لے کر چلیں گے۔

جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ ہم جن صوبوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں اور جن لوگوں نے ہمیں یہاں بھیجا ہے اور ہماری قیادت نےہم پر اعتبار کیا ہے تو ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیئے بلکہ میں اپنے صوبے کی نسبت سے اپنے وزیر اعلیٰ اور صدرمسلم لیگ جام محمد یوسف کا ممنون ہوں کہ انہوں نے کافی محنت اور تگ و دو کے بعدجو لوگ یہاں منتخب کروا کر بھیجے ہیں، ان کی خاندانی قربانیاں ہیں، وہ اس اہل ہیں کہ یہاں خدمت کریں اور ہم انہیں بھی آپ کی وساطت سے یقین دلاتے ہیں کہ ان کو اور بلوچستان کے عوام کو کبھی مایوس نہیں کریں گے اور اس پلیٹ فارم سے بلوچستان کے عوام کی جو بھی خدمت ہو سکے گی کریں گے اور ان کو ان کے حقوق دلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین ۔شکریہ، کامل علی آغا صاحب۔

جناب کامل علی آغا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین! میں اس ایوان کی وساطت سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور کمانڈر خلیل الرحمان صاحب کو ڈپٹی چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور صدر پاکستان محترم جناب پرویز مشرف صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج اس ملک کے اندر جمہوری اداروں کی تکمیل فرما کر ایک کارہائے نمایاں انجام دیا اور بالخصوص میں اپنے پارلیمانی لیڈر محترم چوہدری شجاعت حسین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی پوری تندہی اور دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام مراحل کو کامیابی کے ساتھ عبور کیا، وہ یقیناً تحسین کے لائق ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ اس ملک میں سیاسی حالات کو اچھا اور بہتر رکھنے کے لئے وہ آئندہ بھی اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین ! میں بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یوں تو اپوزیشن عوامی تائید حاصل کرنے کے لئے یا عوام کو misguide کرنے کے لئے، سیاسی نعرے کے طور پر مختلف مراحل پر سیاسی حالات کو خراب کرنے کی کوشش کرتی ہے ۔ آج بھی آپ نے دیکھا کہ انہوں نے یقینی طور پر ایک غیرمنصفانہ موقف اختیار کیا اور اس کے بعد عوام نے بھی دیکھا اور سینیٹ کے ممبران نے بھی دیکھا اور اس گیلری میں موجود تمام حضرات نے بھی دیکھا کہ با لآخر انہوں نے اپنے موقف سے مٹتے ہوئے حلف بھی لیا اور جب اپنی شکست کو دیکھا تو اس ایوان کا بائیکاٹ کیا۔ واضح اکثریت کو دیکھتے ہوئے حقیقت کو کھلی آنکھوں سے دیکھنے کی بجائے، حقیقت کا سامنا کرنے کی بجائے بائیکاٹ کا سہارا لیا۔ یہ اس ملک کی سیاست اور سیاسی حالات کو خراب کرنے کی کوشش ہے۔ میں اس ہاؤس کی وساطت سے آج ان کو یہ درخواست کرنا چاہوں گا کہ ملک کے اندر اگر وہ سیاسی کلچر کو فروغ دینے کے قائل ہیں تو وہ حقیقتوں کو کھلی آنکھوں سے دیکھنے کی عادت ڈالیں۔

جناب چیئرمین ! آپ نے دیکھا اور عوام نے بھی دیکھا کہ کل وہ لوگ سڑکوں پر نکل کر ریلیاں نکال رہے تھے اور مطالبہ کر رہے تھے حکومت پاکستان سے کہ حکومت پاکستان عراق کے عوام کی حمایت کا اعلان کرے اور جب وزیر اعظم پاکستان جناب ظفراللہ جمالی صاحب نے اپنی نشری تقریر کے اندر واضح اور دوٹوک الفاظ میں یہ واضح کر دیا کہ ہم عراقی عوام کے خلاف کسی فیصلے کا حصہ نہیں بنیں گے تو آپ نے دیکھا کہ پاکستان کی اپوزیشن کو سانپ سونگھ گیا، خاموشی طاری ہوگئی ، کسی ایک شخص نے بھی یہ نہ کہا کہ وزیر اعظم پاکستان نے ایک ایسے عمل کا مظاہرہ کیا ہے جو خراج تحسین کے قابل ہے ۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں جناب وزیر اعظم ظفراللہ جمالی صاحب کو کہ انہوں نے یہ فیصلہ عوامی امنگوں کے عین مطابق کیا ہے اور ان کو پورے پاکستان کے عوام کی تائید اور حمایت حاصل ہے اور ان کا یہ فیصلہ یقیناً دنیا کی سیاست کا نقشہ بدل کر رکھ دے گا۔

جناب چیئرمین ! میں آخر میں پھر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس یقین کے ساتھ کہ آپ انشاء اللہ العزیز پاکستان کے اندر جمہوری قدروں کی بحالی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں گے، یقیناً کوشاں رہیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

بی بی یاسمین شاہ، شکریہ جناب چیئرمین صاحب کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں خدا کا شکر ادا کرتی ہوں جس کی بدولت میں آج ایوان بالا میں آپ کے سامنے کھڑی ہوں ۔ میرے لئے بڑے فخر کی بات ہے کہ میں اس ایوان بالا میں آج آپ کے سامنے ہوں ۔ اس کے بعد میں صدر پرویز مشرف صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے بڑی تعداد میں ہم ladies کو نمائندگی فراہم کی اور ہمیں یہاں تک سینیٹ اور اسمبلی میں آنے کا موقع دیا ۔ اس کے بعد میں جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں ، جناب جمالی صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور جناب وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور ارکان سندھ اسمبلی اورمسلم لیگ(ق) کے ورکروں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جن کی مدد سے میں اس ایوان بالا تک پہنچی ہوں ۔

جناب چیئرمین ! میں آپ کو چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین جناب خلیل الرحمٰن صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ آپ اس سینیٹ کو آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ طریقے سے چلائیں گے اور یہ ثابت کریں گے کہ سینیٹ آف پاکستان واقعی ایک عظیم قومی ادارہ ہے اس کے بعد میں آپ کو یہ بتاتی چلوں کہ پچھلے چار مہینوں میں اس حکومت کی کارکردگی بہت اچھی رہی ہے ، لوگوں کو چوہدری شجاعت حسین صاحب اور جمالی صاحب کی قیادت پر بھرپور اعتماد ہے ، عوام کو ان سے کافی امیدیں وابستہ ہیں جو انشاء اللہ پوری ہوں گی۔ کراچی میں دہشت گردی کے کچھ واقعات نے بدامنی ضرور پیدا کر دی ہے ، میں چاہوں گی کہ ان بدامنی کے واقعات سے جنگی طور پر نپٹا جائے ۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Chairman: Mushahid Hussain Sahib.

Mr. Mushahid Hussain Sayed: I would like to take this opportunity to compliment you, Mr. Chairman, on your assumption of this August office of Chairman of the Senate and also to congratulate our friend and colleague Commander Khalil-ur-Rehman on his election as Deputy Chairman. I would also like to take this opportunity to thank Mr. Wasim Sajjad for his superb handling of the House this morning in a

democratic manner, in which he allowed free debate to all sections represented in this House. Mr. Chairman, the challenge, when you have assumed this august office, at a critical juncture in the history of Pakistan and the history of democracy in our part of the world, is to revive the faith, confidence and hope of the people of Pakistan in the democratic process.

اور یہ جو جمہوریت کے بارے میں عوام کے اعتماد کی بحالی ہے یہ اسی وقت ممکن ہے جب سینیٹ کا ادارہ issues کے حوالے سے عوام کی امنگوں کی ترجمانی کرے گا اور ماضی کی محاذ آرائی کی سیاست کو مکمل طور پر دفن کرے گا۔ یہ ہم سب کے لئے ایک بہت اچھا اور نادر موقع ہے اور مجھے افسوس ہے کہ آج ہمارے اپوزیشن کے ساتھی نہیں ہیں، کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر پاکستان میں جمہوریت کی بقاء ہونی ہے اور اگر جمہوریت کو ہم نے صحیح معنوں میں build کرنا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ treasury bench کے ساتھ ساتھ اپوزیشن بھی اسی ہاؤس میں ساتھ ہو، چاہے قومی اسمبلی ہو، چاہے سینیٹ ہو، جو issues ہیں وہ ان میں debate ہوں اور نئی روایت قائم کی جائے جس میں برداشت ہو کیونکہ جمہوریت صرف rules, regulations اور Constitution کا نام نہیں ہے۔ جمہوریت ذہن کے حوالے سے بھی ہے۔

We have to have a democratic mind set and democratic attitudes. Knowing you Mr Chairman and Mr Deputy Chairman. I am sure you will live up to those traditions I also feel. Mr Chairman, that the Senate should be a voice for the voiceless, the oppressed people of Pakistan. The poor whose voice is not available or not heard in the corridors of power in Islamabad. As far as issues go, we have to take a strong stand on issues pertaining to women's rights, human rights, rights of minorities and rights of all oppressed people.

اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے جتنے بھی مظلوم عوام ہیں، چاہے کشمیر کے ہوں، فلسطین کے ہوں ان کے بارے میں ایک اصولی موقف اختیار کرنا چاہیئے اور اس

سلسلے میں ، میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پاکستان اور وزیر اعظم نے کل جو موقف اختیار کیا ہے وہ بڑا درست موقف ہے - عراق کے حوالے سے ایک اصولی موقف ہے کیونکہ عراق کے خلاف جنگ کا کوئی جواز نہیں ہے اور عراق کے حوالے سے جنگ کی جو بات ہو رہی ہے، منصوبہ بندی ہو رہی ہے ، اس میں نہ صرف پاکستان کے عوام بلکہ جتنی مہذب قومیں ہیں، سب کی یکساں رائے ہے کہ عراق کے خلاف اقوام متحدہ کو استعمال نہ کیا جائے اور عراق کا جو بھی مسئلہ ہے اس کا حل سیاسی اور سفارتی طور پر ہونا چاہیئے۔ ہم نے جو موقف اختیار کیا ہے یہ پاکستان کے عوام کی امنگوں کی ترجمانی بھی کرتا ہے اور پاکستان کے مفاد کا دفاع بھی کرتا ہے۔

And I look forward to building up a new democratic culture in this House. This is a House which has seasoned Parliamentarians. We have eminent people from all walks of life and this is a unique opportunity for the people of Pakistan to build a better tomorrow according to the vision of the father of the nation Quaid-i-Azam Mohammad Ali Jinnah so that we can truly have a progressive, enlightened and democratic Pakistan and you will have our full unstinted cooperation in that regard. Thank you, Mr . Chairman.

Mr. Chairman: Thank you, Mushahid Sahib. Mr. Tariq Azim.

Mr. Tariq Azeem Khan: Thank you, Mr. Chairman. Sir, may I join my voice to those of my learned colleagues here who have congratulated you, Mr. Chairman, and also congratulated Mr. Khalil-ur-Rehman, for his assumption as a Deputy Chairman of this Senate

I am very saddened to see lots of empty chairs here this afternoon. I thought that the Opposition would take this opportunity to join everybody today, specially when we leave on to our road to democracy.

We have to hope that this boycott is only of a short duration and they will see light of the day. Public has seen today that their words and actions don't match. The people who talk about democracy when it comes to actual delivering, they are found wanting. Mr. Chairman, recent political history of Pakistan does augur well for the future of this country, for the future of democracy. We have seen in the recent past that very rarely in the past when somebody had taken over in dire circumstances as General Musharraf did, left that office voluntarily. This has not happened in the recent political history of Pakistan. It is not easy thing to do. In this great land of ours, people don't even leave the chair of a peon very easily. Let alone the chair of the most powerful in the state. We must not be so stingy and give thanks wherethanks are due.

General Musharaf has led this country back on the road to democracy within the time frame given to him by the Supreme Court. We talk about LFO. We are sent here as servants of the people and we should assume that role rather than sit here and talk on subject which quite frankly more than 90 percent do not uderstand. I am sure people of this country do not understand what LFO stands for. They are worried about law and order. They are worried about unemployment. They are worried about other matters relating to health, education but where are those people who have been elected to speak on behalf of these people? Where are they? They march and they demand day after day that there should be democracy and when the democracy returns, what do they do. They stab it at the first opportunity. We have seen some very good examples set on

democratic principle. We have seen the great example set by the leader of my own party - Pakistan Muslim League, Chaudhry Shujaat Hussain, when the seat of the Prime Minister was being offered to him, he rose above party politics, he put Pakistan's interest first and offered it to our dear Prime Minister Jamali Sahib because he belongs to a deprived province of this great land of ours.

He set an example, which example, as I said, was initiated by President Musharraf followed by Chaudhry Shujaat Hussain, now Prime Minister Jamali, he is leading us on this road which, I am hoping, and I am very hopeful will lead us to full democracy, full participation and I hope the Opposition will see the light of the day and will join us in getting this great land of ours, back on the democratic process. I thank you once again. Mr. Chairman, for giving this opportunity to congratulate you and Mr. Khalil-ur-Rehman. Thank you, sir.

Mr. Chairman: Thank you. Mrs. Tanveer Khalid.

مسز تنویر خالد: آج خوشی کا دن ہے کہ یہ ادارے complete ہوئے ہیں اور ہماری خواہش ہے اور سب کو ایسا ہی کرنا چاہیئے، جو یہاں کے ممبران ہیں، کہ حکومت کامیابی سے چلے اور عوامی مسائل کو حل کیا جائے، ان کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے نہ کہ LFO-یہ عوام کا مسئلہ نہیں ہے اور ہمارا مسئلہ بھی نہیں ہے اور نہ ہونا چاہیے ۔ عوام کا مسئلہ جو ہے اس کی طرف توجہ دینا چاہیے ۔ تعلیم، روزگار، روزگار کے لئے جیسا ہمارے Prime Minister صاحب نے کہا کہ ہنر کی تعلیم بڑی اہم ہے۔ آپ عوام کو ہنر کی تعلیم زیادہ سے زیادہ پیمانے پر مہیا کریں تا کہ ان کو روزگار حاصل کرنے میں سہولت ہو اور جو جو خوبیاں اور صفات یہاں پر دوسرے مقررین نے بیان کیں ان سب کے لئے میں یہ کہوں گی کہ

میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے۔

ایک بات میں کہنا چاہتی ہوں کہ پاکستان مسلمانوں کی مملکت ہے اور ہم اپنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر اور ان کی سیرت پر، ان کی زندگی کے ہر لمحے کو follow کرنا چاہتے ہیں اور اس کو عین سعادت سمجھتے ہیں۔ جہاں تک میں نے تاریخ کا مطالعہ کیا ہے میں نے یہ پایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے سے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد اپنی زندگی کے دس سالوں میں آٹھ جنگیں لڑیں، کامیاب جنگیں، یعنی حضور نہ صرف پیغمبر اسلام تھے، سربراہ مملکت تھے اور ان جنگوں سے جتنی مملکتیں حاصل ہوتی تھیں اسلامی مملکتیں تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سربراہ بھی تھے، جنرل بھی تھے، وہی planning کرتے تھے۔ وہ جنگوں میں ساتھ جاتے تھے اور کامیابی حاصل کرتے تھے۔ دین داری بھی کرتے تھے اور دنیا کے سارے کام بھی کرتے تھے۔ سیاست اور دین کا ایک کامل نمونہ انہوں نے پیش کیا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس میں کیا بات ہے کہ ایک صدر بھی ہو سکتا ہے، جنرل بھی ہو سکتا ہے اور ہمارے چاروں خلفائے راشدین بھی سربراہ مملکت کے ساتھ ساتھ وہ سب ایمانداری، دینداری اور تعلیم و تربیت اور خیرخواہی اور اس طرح کی ساری چیزیں اپنے مملکت کی کرتے تھے۔ شکریہ مجھے آپ نے وقت دیا۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ اجمل خان صاحب۔

جناب محمد اجمل خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب چیئرمین صاحب! میں اپنی طرف سے اور اپنے فاٹا کے پانچ اور بھائیوں کی طرف سے آپ کو چیئرمین سینیٹ منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی اپنے بھائی جناب خلیل الرحمٰن صاحب کو بھی اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

میں اس وقت نہ تو opposition کی بات کروں گا کہ ان کا کیا رویہ ہے اور وہ یہ بات خود بہتر سمجھتے ہوں گے۔ مگر یہ افسوس ضرور کرتا ہوں کہ وہ آج اگر یہاں بیٹھے ہوتے تو اس ہاؤس کا ماحول کچھ اور ہوتا، اچھا ہوتا۔ میں اپنی طرف سے اور فاٹا کے جو ممبران یہاں پر ہیں وہ سب آپ کو full cooperation انشاء اللہ extend کریں گے۔ ہم یہ بھی expect کرتے ہیں

کہ آپ بھی ، چونکہ ہمارا area sir, very backward area ہے ۔ اس کا زیادہ خیال کریں گے ۔ میں ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا جاؤں گا کہ جو ذمہ داری خدا نے آپ کے shoulders پر رکھی ہے، ہم دعا گو ہیں کہ آپ اس کو احسن طریقے سے آگے لے جاسکیں گے۔ آپ کو صرف اس ہاؤس نے ووٹ نہیں دیا، یہ ووٹ چودہ کروڑ عوام کا ہے ۔ یہ ذمہ داری ان سب چودہ کروڑ عوام نے آپ کے shoulders پر ڈالی ہے ۔ اللہ کرے آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں اور ہماری دعا بھی یہی ہے کہ آپ انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔ آپ کی شخصیت ، ہم نے closely تو نہیں دیکھا لیکن جو سنا ہے، انشاء اللہ ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ یہ ہاؤس اچھے طریقے سے چلائیں گے۔

Thank you very much for giving me this opportunity.

Mr. Chairman: *Insha-allah.*

شکریہ جی۔ خالد رانجھا صاحب۔

ڈاکٹر خالد رانجھا ، جناب چیئرمین صاحب! آج ایک بہت ہی مبارک دن ہے کہ مقننہ کی مکمل طور پر تشکیل ہوگئی ہے ۔ آج کا دن بہت مبارک دن ہے کہ آج جب اس ہاؤس کا آغاز ہوا تو جناب وسیم سجاد صاحب نے بڑے احسن طریقے سے، جمہوری روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس ہاؤس کو چلایا ۔ میں مبارک باد دیتا ہوں آپ کو، میں مبارک باد دیتا ہوں جناب کمانڈر خلیل الرحمن صاحب کو۔ آپ کو اس لئے زیادہ کہ آج آپ کو اس ہاؤس نے unanimously elect کیا ہے۔ جناب دوستوں نے ذکر کیا بالخصوص میں بات کروں گا۔۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Silence please,

گیلریز میں، اگر آپ نے سننا ہے تو ادھر توجہ دیں۔

ڈاکٹر خالد رانجھا ، میں گزارش کر رہا تھا just to put the record straight یہ کہنا کہ ہاں جی آج کچھ لوگوں نے ووٹ نہیں ڈالے اگر ڈالتے تو اچھا ہوتا۔ میں آئندہ کے لئے بھی یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ ایک ہاؤس ہے، جس میں فیصلے رائے اور ووٹ کی بنا پر کئے جاتے ہیں those who do not vote they are deemed to accept the decision of the majority.

آج ہر تناظر میں آپ اور خلیل الرحمن صاحب unanimously elected Chairman اور

Deputy Chairman ہیں

اور آئندہ بھی یہ باور کرانا چاہیئے ان دوستوں کو کہ قانون یہ ہے۔ Those who do not

participate, those do not vote. They are deemed to have joined in with the

vioce of those who have voted. میں دوبارہ آپ کو مبارکباد دوں گا۔ بہت سی باتیں

ہوگئی ہیں ایک بات جو میں کہنا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ ماضی کی نسبت We must tell the

people, this is a better Parliament and a better parliament is a performing

parliament میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ let convert this House into a

performing House. تب پیغام جائے گا کہ ملک میں جمہوریت قائم ہوگئی ہے۔ میں آپ کا

بہت مشکور ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین ، شکریہ۔ سعید صدیقی صاحب۔

Prof . Muhammad Saeed Siddiqui : Mr . Chairman , I congratulate you and the Deputy Chairman Commander Khalil-ur-Rehman sahib for being elected unopposed and assumption of your office . Today the process towards democracy has been completed . The promise has been met . Now it is up to us the elected representatives of the people of Pakistan , to work for democracy , to strengthen the institutions and to work all together for the benefit , for the relief of the people of Pakistan , to get them relief from their sufferings , unemployment , rate of education to increase and standard of living to be raised . . We have committed to our people , they have elected us , they have voted us , they have sent us to this House , the highest forum of the democratic regime . So , we should come up to their expectations , if not , we will not be doing justice , it will not be fair to the people of Pakistan otherwise again they

will be disappointed and they will think of something else. So, now it is upto us to take Pakistan towards the road of progress and prosperity on home affairs as well as on international affairs. I would say that we should work, we should think of Pakistan first and then any other thing. We should make policies which lead to progress and are beneficial to Pakistan and for the people of Pakistan. I think Mr. Wasim Sajjad has run the Senate smoothly and has conducted the election well and all other process of today. I also congratulate all those who worked hard to get this process completed and I again congratulate you Mr. Chairman and hope that you will run the House as per rules and norms. Thank you very much.

جناب چیئرمین :جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Mr. Chairman, I, on my behalf and behalf of my party congratulate you and Mr. Khalil-ur-Rehman. I also pay complements to your predecessor Mr. Wasim Sajjad, who had an honour to become the Chairman for more than one decade.

جناب ! میں ان کو بھی مبارک باد دینا چاہتا ہوں جنہوں نے آپ کو choice کیا یعنی آپ کی پارٹی اور President صاحب ۔ انہوں نے elevated post پر آپ کو چنا۔ آپ کی ذات میرے لئے نئی نہیں ہے۔ آپ کے اور ہمارے فیملی مراسم ہیں۔ آپ کے والد صاحب اور ہم نے ساتھ کام کیا ہے۔ ہمارا ایریا backward ہے۔ آج مجھے اتنی ہی خوشی ہو رہی ہے جتنی کہ آپ کے مرحوم والد صاحب کو آپ کو یہاں دیکھ کر ہوتی۔ وہ اس سینیٹ کے رکن بھی رہے، ویسٹ پاکستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر بھی رہے۔ آج آپ اللہ کے فضل سے، دوستوں کی مہربانی سے اس elevated post پر ہیں۔ مجھے تو اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ کا ریکارڈ کیا ہے۔

آپ پہلی بار public life میں گورنر بنے، دو سال سے زیادہ عرصہ اسی post پر رہے۔ آپ خدا ترس ہیں۔ آپ اپنی بیٹری چارج کرانے کے لئے وہاں جاتے ہیں۔ جب سینیٹ کا الیکشن ہو رہا تھا اور آپ کی اتنی اپوزیشن ہو رہی تھی تو مجھ سے کسی نے پوچھا کہ محمد میاں صاحب کا کیا ہو گا۔ میں نے کہا وہ بیٹری چارج کرانے کے لئے گئے ہیں، ان کا کچھ بھی نہیں ہو گا، وہ اللہ کی مہربانی سے سینیٹ کے چیئرمین منتخب ہو جائیں گے۔

گورنر کے دو اڑھائی سال کے عرصے میں آپ نے کسی سے کوئی انتقام نہیں لیا، کسی کو hurt نہیں کیا۔ ابھی بھی مجھے امید ہے کہ آپ اس Upper House میں ایسی ہی کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے ۔ یہاں چاروں provinces کے equal representatives ہیں، یہ سارا پاکستان ہے۔یہاں پارٹی نہیں، آپ چیئرمین ہونے کے بعد پارٹی سے بھی بالا تر ہیں۔ یہاں تین سال کے بعد democracy آئی۔ پہلے جناب! اگر ہم ہسٹری کو لیں تو ہم نے گیارہ سال تک basic democracy دیکھی۔ 1962ء کا constitution ایک آدمی نے بنایا۔ یہ باتیں ہمارے بھائی بھول گئے ہیں۔ وہی abrogate ہو گیا۔ پھر 77ء سے 81ء تک ایک آدمی نے Rule کیا، PCO آیا، Judiciary کا خاتمہ ہوا، ججز صاحبان نکالے گئے، Judiciary یرغمال ہو گئی۔ ابھی بھی اس پوزیشن میں میرے eminent jurist بیٹھے ہوئے ہیں۔ کس کا دوش ہے، یہ بات دیکھنی پڑے گی۔ کوئی challenge کرتا ہے کہ ہمیں حق دو، کورٹ میں اجازت دی جاتی ہے کہ نہیں آپ constitution بھی amend کرو، آپ تین سال بھی چلو۔ نوے دن میں بھی الیکشن نہ کراؤ۔ افسوس کے ساتھ۔

This is the first time in the history Mr. Chairman, that democracy has been revived after three years. Earlier, 1958 to 1972 and 1977 to 1985, whatever it is we talk about the amendments in the constitution. Why do'nt we talk about amendments made upto 1985 where there is a provision that Judge of the Federal Shariat Court could be sent as an adviser or to some post and it was done. Why we accept that. If it is that, Government parties and Opposition sit and review the entire constitution

that what is happening and what is hope for the country, what is for benefit? This is the first time that the strength of the Senate has been increased from 87 to 100, we are here. If we take away those provisions, where we are?. This is the first time that our sisters are sitting in the House and talking. There are so many things which are to be settled by way of democracy and government and the opposition. Anyway, I am very glad today to see you. It is my personal thinking and one thing. I want to tell sir that Senate came into being in 1973. It continued, Mr. Habibullah Khan from Frontier was the Chairman then comes the era 1985 to 1988 Mr. Ghulam Ishaq Khan. Then sir, was the Chairman Mr. Wasim Sajjad for about 12 years upto 12th October 1999. You are the first from the smaller province, you are the first from Sindh who has the honour to occupy this Chair. Therefore, I congratulate to those persons who nominated you. Even sir, I may point out the history that even from Sindh there was no Deputy Chairman at all during last 20 years. I once again congratulate from the core of my heart. You have got blessing from your parents, your mother, your everything. Thus you will contribute much more in the interest of the members and safeguard their interests. They have some grievances also here. God bless you. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you sir,

انشاء اللہ-we will ظفر اقبال صاحب-

جناب ظفر اقبال چوہدری - جناب چیئرمین! شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا- میں سب سے پہلے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور کمانڈر خلیل صاحب کو کہ آپ آج

House کے custodian منتخب ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ عزت بخشی ہے کہ آپ بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! اب آپ پورے House کے custodian ہیں۔ اپوزیشن کی بات ہو رہی تھی ان کا رویہ جو بھی رہے یا جو ان کا رویہ ہے یا جو انہوں آج کیا ہے، اس سے بالاتر ہو کے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے پورے House کو ساتھ لے کر چلنا ہے اور آپ نے پارٹی سے بالا تر ہو کر صرف اور صرف سینیٹ، صرف اور صرف اس House کے custodian ہیں۔

جناب چیئرمین صاحب! issues پر بات ہوتی رہے گی، ابھی بہت موقع ہے ابھی تو ابتداء ہے، انشاء اللہ تعالیٰ آگے کافی باتیں ہوں گی لیکن میں اس موقع پر وسیم سجاد صاحب جو کہ ہمارے Presiding Officer تھے انہوں نے جس طریقے سے، جس خوبصورتی سے conduct کیا ہے اور as Chairman پچھلے 12 سال جو فرائض انجام دیئے ہیں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں ۔ آخر میں پھر دعا کرتا ہوں کہ آپ اس قابل ہوسکیں کہ اس House کی وہ روایات جو کہ ہمارے بزرگوں نے set کی ہیں ان کو مزید آگے بڑھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا، پاکستان کا، ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ خدا حافظ۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی۔ انشاء اللہ۔ نثار میمن صاحب۔

جناب نثار احمد میمن۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کو اس تاریخی دن پر، اس ایوان بالا کے منتخب چیئرمین کی حیثیت سے فرائض سنبھالنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کے ساتھ میں ڈپٹی چیئرمین صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں جب یہ کہتا ہوں کہ آج یہ ایک تاریخی دن ہے تو میرے ذہن میں وہ تین سال جب سینیٹ نہیں تھا وہ یاد آتے ہیں اور آج کے دن جب یہ سینیٹ پھر سے آیا ہے تو یقیناً ایک تاریخی دن ہے۔ مگر ہمیں وہ پس منظر دیکھنا پڑے گا جس میں یہ تین سال کا عرصہ گزرا ہے ان تین سالوں میں جمہوری روایات قائم ہوئیں، جمہوری عمل شروع ہوا اور بالآخر آج کا دن وہ مکمل طور پر Parliament کی completion کے ساتھ اور آپ کے انتخاب کے بعد آپ نے منتخب نمائندے کی حیثیت سے یہ فرائض سنبھالے ہیں یہ complete ہوا ہے۔ یہ ایک تاریخی دن ہے کہ نہ صرف

پارلیمنٹ کی completion ہے مگر وہ تین سالوں میں جو جمہوری عمل شروع ہوا تھا۔ جس میں ہم نے دیکھا کہ Local Government کا نظام جو کہ بنیادی طور پر جمہوری عمل کو نچلی سطح پر لے جاتا ہے۔وہ عمل میں آیا ۔ اس کے بعد ہم نے یہ بھی دیکھا کہ نیشنل اسمبلی کا حصہ بھی آیا اس کے بعد ہم نے یہ بھی دیکھا کہ اس ملک کی جغرافیائی سرحدیں اور نظریاتی سرحدیں ان کی ان تین سالوں میں حفاظت کی گئی ہے اور یہ سارا عمل جو ہے یہ تین سالوں میں صرف ایک شخص نے نہیں کیا ایک شخص کی حکومت نہیں تھی یہ پاکستان کی حکومت تھی صدر جنرل پرویز مشرف نے سب کو اپنے ساتھ لے جا کر کام کیا۔ آپ کو یاد ہوگا قوم کو اچھی طرح سے یاد ہوگا کہ انہوں نے جب انڈیا جا رہے تھے کشمیر کے بارے میں بات کرنے اور مسائل کے حل کے لئے اور اس خطے میں امن قائم کرنے کے لئے جب وہ تشریف لے گئے آگرہ تو وہاں پر انہوں نے جانے سے پیشتر پاکستان کی ساری عوام کے نمائندوں کو اپنے ساتھ مدعو کیا اور ان کے ساتھ ان کے جذبات ان کے خیالات کی روشنی میں انہوں نے اپنا لائحہ عمل بنایا ۔ اس کے بعد جب اسلامی مملکتوں کے دورے پر گئے ہیں تو انہوں نے وہاں جانے سے پیشتر بھی پاکستان کی نمائندہ جو جماعتیں ہیں ان کے لیڈروں سے اور پاکستان کے چیمبرسے چاہے وہ ایگریکلچر کے چیمبر ہوں چاہے انڈسٹری اور کامرس کے چیمبرز ہوں سارے لوگوں کو اپنے ساتھ ان کے ذہنوں میں جو سوالات تھے ان کو انہوں نے سنا اور اس کے بعد انہوں نے ایک تاریخی عمل جو ہے جمہوری عمل اس کو آگے بڑھایا تھا۔

جناب چیئرمین ! مگر جمہوریت کس چیز کا نام ہے جمہوریت میں freedom of expression بہت ضروری ہے اور الحمدللہ انہوں نے تین سالوں میں جو میڈیا کو اور پاکستان کے کسی بھی طریقے سے کوئی بھی expression چاہتا تھا ان کو آزادی دی گئی اور ہم نے یہ دیکھا کہ آزادی نہ صرف ایک جمہوریت یا سیاسی حوالے سے تھی لیکن آزادی جو تھی وہ میڈیا میں چاہے الیکٹرانک میڈیا ہو یا پریس کا میڈیا ہو ہر طرح کی آزادی تھی ۔

جناب چیئرمین ! یہی تو وہ آزادی تھی جس کے نتیجے میں آج ہم سب یہاں پر موجود ہیں اور ہم کو چنا گیا ہے ۔مجھے یقین ہے کہ آج کے تاریخی دن پر جو عمل شروع ہوا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا کہ وسیم سجاد صاحب نے پریذائیڈنگ آفیسر کی حیثیت سے جو جمہوری طریقہ کار

اختیار کیا اور ہر پارٹی کے نمائندہ لیڈر کو اجازت دی کہ وہ کسی طرح کے خیالات چاہے وہ حکومت وقت کے ساتھ ملتے ہوں یا نہ ہوں انہوں نے اس کی اجازت دی اور ان روایات کو اس لئے رکھا گیا کہ قائداعظم کی جو Unity Faith and Discipline ہے اس کو قائم رکھا جائے ۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ لوگ جو آج جمہوریت کے علمبردار بنتے ہیں اور انہوں نے اس بات کا اس ایوان بالا میں ذکر بھی کیا، جمہوریت کا وہ آج جمہوریت کے نظام کو سمجھنے سے قاصر ہیں ۔ یا وہ سمجھنا نہیں چاہتے یا وہ اپنی پارٹی کے مفادات قومی مفادات کے اوپر فوقیت دیتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی وقت گیا نہیں ہے کہ وہ ایوان میں آئیں اور آکر بتائیں کہ اس ملک میں کس طرح سے unity لائی جائے گی ۔ کس طرح سے اس ملک پر ایمان بڑھایا جائے گا اور کس طرح سے اس ملک میں جو صحیح مظاہرہ دیکھا گیا وہ اس کو آگے کیسے لے جائیں گے ۔ یہ ہیں ان کے فرائض اور یہ ہیں ہمارے فرائض انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی میں اور یہاں ہمارے بڑے دوست ہیں جن کا تجربہ ہے اور میں سمجھتا ہوں ان کو اور ہمیں چاہیے کہ مل کر کام کریں تاکہ پاکستان میں جو جمہوری عمل پھر سے آیا ہے جو تین سالوں میں لایا گیا ہے اور یہ سارا عمل اس لئے آرہا ہے کہ پاکستان سے سماجی ناانصافی دور کرنی ہے اور ہمارے وزیراعظم صاحب نے جو پورا پروگرام دیا ہے اور آپ کو علم ہوگا جناب کہ ہمارے پاکستان مسلم لیگ کے جو قائد ہیں انہوں نے بھی جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ پاکستان سے سماجی ناانصافی دور کرنے کے لئے، یہی تو ہے جو ہماری دوسری طرف کے دوست جو ہیں وہ بھی یہی چاہیں گے تو اس کے لئے آئیں کام کریں اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا جناب چیئرمین صاحب کہ اس ایوان میں رہ کر ہمیں پاکستان کو مضبوط کرنا ہے مجھے معلوم ہے ہم سب جانتے ہیں کہ میں سندھ سے آیا ہوں کچھ پنجاب سے آئے ہیں کچھ سرحد سے آئے ہیں کچھ بلوچستان سے آئے ہیں مگر ہم سب کا نصب العین ایک ہے کہ ہم اپنے علاقوں کے مفادات کو دیکھیں اور پاکستان کے مفادات کے اندر ضم کرتے ہوئے ان مسائل کا حل ڈھونڈیں اور اس ایوان میں وہ ساری روایات قائم کی جائیں جن سے پاکستان مضبوط ہو ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ جمہوریت کے عمل کے لئے ایوان کی کمیٹیاں بہت ضروری ہوتی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ جناب چیئرمین صاحب!

ان کمیٹیز کی فوری طور پر formation کریں گے تاکہ وہ جمہوری عمل کو تیزی کے ساتھ آگے لے جا سکیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو میں پھر مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے اور مل جل کر پاکستان کی حفاظت کریں گے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you Nisar Sahib. Mr. Shaukat Aziz please.

جناب شوکت عزیز: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Mr. Chairman, today is a very auspicious day for all of us. It is an auspicious day because the Upper House, the Senate of Pakistan came into being again. I know, I speak for everybody here and express my heartiest congratulations on your unopposed election as Chairman of the Senate. At the same time, the Deputy Chairman of the Senate, Mr. Khalil-ur-Rehman also deserves a full congratulation. Mr. Wasim Sajjad, today conducted the proceedings of the House with so much ease and eloquence that I think we can learn a lot from him. Mr. Chairman, your family has tremendous background and rich heritage in parliamentary politics. You yourself have had extensive experience in governance in many offices in the Government, but I think I will miss if I don't mention your extensive experience in the field of banking, which I think will help you in conducting this very important responsibility because the values you have cherished of humility, of integrity, of transparency will help you conduct this House in the highest standards of parliamentary politics.

Mr. Chairman, Pakistan today faces tremendous challenges. We

have a lot of issues facing up but we have a lot of opportunity. Under your leadership, I would hope that this House will play a very productive and constructive role in attending to the challenges which our country faces. So that Pakistan can exploit or can get to its true potential. We have a lot of things going for us. We need just to proceed in the right direction and I think this House can play a very major role in getting Pakistan to its true level in the comity of nations and in strengthening the federation. In conclusion, let me thank you sir, congratulate you, congratulate the Deputy Chairman and let me assure you of our complete and unstinted support. Thank your very much.

Mr. Chairman: Thank you Shaukat Sahib. Dr. Shahzad Wasim.

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین صاحب! میں دل کی گہرائیوں سے آپ کو اس منصب پر فائز ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈپٹی چیئرمین کے لئے خلیل الرحمان صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس ایوان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے نہایت احسن انتخاب کیا ہے۔ جناب والا! اپوزیشن کسی بھی پارلیمنٹ کا حسن ہوتی ہے، مگر مجھے افسوس ہے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے اس حسن کو داغدار ہوتے دیکھا۔

جناب والا! اپوزیشن کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ حکومت کی راہنمائی کرے کیونکہ وہ بھی عوام سے وعدے کرکے آئے ہوتے ہیں۔ وہ کوئی constructive کام کرے۔ مگر جو ہم نے دیکھا وہ عجیب نظارہ تھا کہ جو مسائل ہیں، آج وقت کی ضرورت ہے، ان کو بجائے پارلیمنٹ کے فورم پر discuss کرنے کے سڑکوں پر ملین مارچ کے ذریعے discuss کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جو دھرنے وہاں دینے چاہیئیں وہ پارلیمنٹ میں دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جناب والا! آج ہم سب اس ایوان میں کس کو represent کر رہے ہیں۔ ہم یہاں عوام کو represent کر رہے ہیں۔ مگر اپوزیشن کے رویے سے مجھے صرف یہ نظر آتا ہے کہ ان کا

صرف ایک hidden motive ہے اور وہ ہے اپنے لیڈروں کی ' جو باہر بیٹھے ان کی ڈوریاں ہلا رہے ہیں' ان کی خوشامد کی جائے اور کسی طرح وہاں نمبر بنانے کی گیم کی جائے - تقریریں بہت ہو چکی ہیں ' اب وقت آ گیا ہے کہ ہم سب مل کر کوئی constructive کام کریں ' اس لئے کہ آج عوام کی نظریں ان ایوانوں پر لگی ہوئی ہیں - یہاں پر نہ صرف ہمیں legislation کرنی ہے بلکہ ساتھ ساتھ اس بات کو بھی یقینی بنانا ہے کہ اس کے ثمرات trickle down کر کے عوام تک پہنچیں - جناب ! اس کے ساتھ ہی میں ایک مرتبہ پھر آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہر احسن اقدام پر آپ کے ساتھ ہونگے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ جناب دلاور عباس صاحب۔

سید دلاور عباس: شکریہ - جناب چیئرمین! میں آپ کو اور خلیل الرحمٰن کو چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کے عہدے پر منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں - آج اپوزیشن نے جس عمل کا مظاہرہ کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے اور مجھے علامہ کا وہ شعر ہمیشہ یاد آئے گا کہ:

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پر اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

آج انہوں نے عملی مظاہرہ کر دیا ہے کہ وہ آئین نو کا سامنا نہیں کر سکتے۔ وہ اس کے مقابلے میں سامنے نہیں آنا چاہتے تھے اسی لئے انہوں نے ہاؤس کو اس طرح اس مرحلے پر بائیکاٹ کیا - اس بابرکت مہینے میں پارلیمنٹ کی تکمیل ہوئی اور محرم کے اس بابرکت مہینے میں ہمارے پاس اسلام کی سب سے بڑی مثال موجود ہے کہ امام نے کس طرح challenge کو face کیا - آج اس چیلنج کو face کرنے سے اپوزیشن نے کس طرح اپنے منہ کو موڑا ہے - جو یہاں پر عوام کے نمائندے بن کر آئے اور عوام کے حقوق کی پاسداری کے لئے آئے وہ اس ایوان کو چھوڑ کر ہمارے چیلنج کو face کرنے کی بجائے منہ موڑ کر جا چکے ہیں۔ تقریریں بہت ہو چکی ہیں اور مجھے پتا ہے کہ ہمارے بہت سارے سینیٹر بھائیوں اور بہنوں نے واپس کراچی بھی جانا ہے اس لئے اس ہاؤس کے تمام elected ممبروں کو اس بات پر بہت مبارک باد کہ آج ہم نے پارلیمنٹ مکمل کی اور ان تمام مراحل کو بڑی بردباری سے طے کیا جس کے لئے I think ہر وہ

آدمی ، ہر وہ ہمارا لیڈر مبارک باد کا مستحق ہے جس نے اس میں contribute کیا ہے ۔
Thank you very much sir.

Mr. Chairman: Thank you sir, Dr. Hafeez A. Sheikh.

Dr. Hafeez A. Sheikh: Mr. Chairman, I want to start by thanking Allah Almighty for His mercy and blessings of honour and for giving us this opportunity to be representatives here in the Senate of Pakistan.

This is a very special day for me for a variety of reasons. First of all on my own election, secondly, on your election and thirdly, even more important, your election as the Chairman of the Senate and furthermore, because it is very important day for our country.

I think that Allah Almighty has been kind to you and you are fortunate that today you have been blessed with this Chairmanship of the Senate. At the same time, I feel that we are also fortunate to have you as our Chairman . Your experience, your integirty, your honesty, your dedication, your patriotism and above all your willingness to listen, to get along, to feel, to cross barriers overcome boundaries and to reach up to people. I think your person in many ways symbolize unity of our nation that this August House also is meant to symbolize. So please accept my congratulations. Of course, we are tied together in a bond of relationship but more than that we are tied together in a bond of friendship and for that reason I feel, I share and may Allah take you further and may Allah give you the strength and the fortitude to do at least as good a job here as you

did in Sindh and *Insha Allah* the people and history will remember you later on, your tenure in the Senate as you now do with fondness and your tenure in Sindh. I think today is an important day for our country because it marks the culmination of one phase of the restoration of democracy and I think we should be thankful to the President for that. I think while the plant of democracy has begun to take root it will take time for it to turn into a tree and I think still a lot of hard work, maturity, large heartedness and determination will be required for us reach to that goal. Our people are looking at us and they expect efficiency in government, honesty in politics and decency in public affairs and above all they want to see a good future for themselves and for their children and we owe it to them because they have put trust in us to try to do the best we can. That I also want to thank.

I want to congratulate the Deputy Chairman Commander Khalil-ur-Rehman and also appreciate the out going Chairman Mr. Wasim Sajjad for the elegance with which he handled this morning session, in deed, in a distingushed manner. I want to end again by congratulating you and praying that all of us come together and show the kind of maturity and leadership that our people are expecting from us. Thank you very much and I assure you that I will try to do whatever I can to make endeavour of success. *Salam Alaikum.*

Mr. Chairman: Dr. Sahib. Almost *Assar* time Mr. Naeem Chattha then may be we can.

جناب نعیم حسین چٹھہ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین سینیٹ! میں بھی آج اس اہم دن پر خوشی کے موقع پر آپ کو آپ کے colleague خلیل الرحمٰن صاحب کو ایک نہایت باوقار طریقے سے اس ایوان بالا کا چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین منتخب ہونے پر، دل کی گہرایوں سے بڑی خوشی کے ساتھ مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

یہ دن یقیناً اس لحاظ سے بھی بڑا اہم ہے کہ آج کے دن اس جمہوریت کی بحالی کا تکمیلی مرحلہ آج آیا ہے اور جس خوش اسلوبی اور جس وقار کے ساتھ آپ بلا مقابلہ متفقہ طور پر منتخب ہوئے ہیں یہ اور بھی اس عہد کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن والے اپنی حیثیت کو assess کرتے ہوئے چلے گئے کہ ہم الیکشن میں جیت نہیں سکتے لیکن یہ ان کے لئے اور باوقار طریقہ ہوتا کہ اگر وہ یہاں شرکت کر کے اسی طرح آپ کو اور ڈپٹی چیئرمین کو متفقہ قرار دیتے تو یقیناً یہ ان کے لئے اور باوقار مقام ہوتا اور قوم کی نظروں میں ان کی عزت میں اضافہ ہوتا۔

بہرحال میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے آج صدر مشرف صاحب نے اپنے وعدے کے مطابق بحالئ جمہوریت کا وعدہ پورا کیا ہے اور جس طریقے سے انہوں نے آگے بڑھایا ہے اور جس طرح انہوں نے free hand جمہوریت کو دیا ہے یقیناً قابل تحسین ہے۔ جس طرح وزیر اعظم جمالی صاحب نے رات کو اپنے جذبات کا اظہار کیا وہ یقیناً قابل قدر ہے اور ہمارے پارلیمانی لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے جس خوبصورتی کے ساتھ اس process کو آگے بڑھایا وہ بھی قابل قدر ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ آپ کی guidance میں اور جنرل پرویز مشرف، جمالی صاحب اور چوہدری شجاعت حسین کی راہنمائی میں جمہوریت کی مکمل بحالی ہو گی اور جسے صحیح معنوں میں جمہوریت کہا جاسکتا ہے اس کی منزل کو پالیں گے۔

آج internationally, nationally بہت سارے گھمبیر مسائل بلکہ internationally بڑی بھیانک picture ہے اور جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا کو امن دے اور اس کو جنگی عزائم سے محفوظ فرمائے۔

بہرحال ہمارے قومی مسائل بھی بے حد، بے شمار ہیں تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ

یہ انشاء اللہ آپ کے تعاون سے اور ہماری آپ کے ساتھ support کے ساتھ اور جس طرح یہ ہاؤس اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ پورے خلوص اور لگن کے ساتھ جب آگے بڑھے گا اور صدر اور وزیر اعظم ، پارلیمانی پارٹی لیڈر چوہدری شجاعت کی guidance میں یقیناً ہم اپنی اس منزل کو پا لیں گے۔ تو ہم اپنے ذاتی مقاصد اور ذاتی مفادات کو پس پشت ڈال کر یقیناً ملکی اور ملی مفادات کو ترجیح دیتے ہیں اور قائد اعظم کے اصولوں کے مطابق ہم اس مملکت کو صحیح معنوں میں اسلامی، جمہوری اور فلاحی مملکت بنائیں گے اور جو اس کے تخلیقی مقاصد کی صحیح منزل ہے اور انشاء اللہ ہم اس کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔ اس کے لئے کافی بہتر باتیں ہوئی ہیں ان کو دہرائے بغیر ایک دفعہ پھر اپنے تعاون کا اور آپ سے توقع کرتے ہوئے کہ آپ اپنے فرض منصبی---، یقیناً بہت بڑا عہدہ ہے اس کے ساتھ ہی اس کے فرائض بھی بہت بڑے ہیں ۔ میں آپ سے اور جناب خلیل الرحمان صاحب سے توقع کرتا ہوں کہ آپ صحیح طور پر جمہوری اصولوں کے مطابق اس ہاؤس کو چلا کر تاکہ جو کچھ اس کے متعلق اس ایوان بالا سے جو توقع کی جاتی ہے اس کے مطابق عمل کریں گے اور انشاء اللہ، اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم اپنی صحیح منزل کو پا لیں گے اور میں اس توقع کے ساتھ آپ کو ایک دفعہ پھر مبارکباد دیتے ہوئے اجازت چاہوں گا۔ thank you very much.

Mr. Chairman: Mr. Dadabhoy you wanted to speak . I think I was requesting you could be the last. Sum up if that is OK with you.

Mr. Mohammad Amin Dadabhoy: Mr. Chairman I congratulate you on being elected unopposed in this House. I also congratulate Deputy Chairman and all the members for the success and being elected as members of the Upper House of the Parliament. Today is the remarkable day in the political history of Pakistan as the process of peaceful transfer of power to the elected members and restoration of democracy has been completed today. The people of Pakistan have great

expectations from their representatives in the parliament and hope that they would perform in national interest. It is the time to keep all personal interests aside and join hands together to work for strengthening democracy and prove to the world that people of Pakistan are united in the national goals. Government could take advantage of the sound micro-economic policies framed by the previous government, if the government follows that course, and implements the strategy that has been crafted after much delibration and with great care, dividends would soon be there for us to reap. Now it is the responsibility of the elected representatives and the government to play their due role to continue achieving broad national goals. Here I would like to quote, people are always blaming those circumstances for what they are. I don't believe in circumstances, the people who get on in this world are the people who get up and look for the circumstances they want and if they can't find them, make them. In the end, in the last, I once again congratulate you Mr. Chairman and the Deputy Chairman on their success. Pakistan Zindabad. Thank you.

جناب چیئرمین ، کمانڈر خلیل صاحب محترمہ بات کرنا چاہ رہی ہیں۔

Ms. Aneesa Zeb Tahir Kheli: I would like to raise one of the this simple ..., I would like to bring forth a request on this auspicious occasion that we are all enjoying now that the Senate is in place. I would like to share it with the staff of the Senate and I request you that if you can kindly announce some honoraria for Senate staff because they have

performed really good work during the Senate Session. So it is for the betterment I would like to point it out and be grateful. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: I think we have approved it.

جناب محمد عباس کمیلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - جناب چیئرمین صاحب! میرے تمام ساتھیوں نے آپ کو سینیٹ کا چیئرمین منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کی ہے - میں معذرت خواہ ہوں کہ میں آپ کو آج کے دن مبارک پیش نہیں کرسکوں گا - یہ مبارک باد میں پھر کبھی آپ کو پیش کروں گا - لیکن میں اتنا بتا دوں کہ میں آج اس سیشن میں صرف آپ کو ووٹ دینے کی خاطر آیا ہوں - ورنہ میرے لئے آج کے دن سفر کرنا ممکن نہ تھا - جیسا کہ آپ بہتر جانتے ہیں کہ مجھے اپنے سینیٹر ہونے سے زیادہ آپ کے چیئرمین منتخب ہونے کی خوشی ہے - میں نے آپ کے ساتھ جو گزشتہ دو برس کام کیا ہے اور آپ نے جو تعاون میرے ساتھ اور میری ملت کے ساتھ کیا ہے، میں اس کی دل سے قدر کرتا ہوں - اگرچہ میں نا امید تھا لیکن آپ کو اس سیٹ پر دیکھ کر میں انتہائی پر امید ہوں کہ ہاں! ہم جس مقصد کے لئے اس ایوان میں آئے ہیں، اس مقصد کو ضرور حاصل کر کے رہیں گے - اس لئے کہ ہمیں آپ سے پوری طرح انصاف کی توقع ہے - آپ اس ایوان کو اللہ کے کرم سے سب کو اپنے ساتھ لے کر چلیں گے اور ہر ایک کی شنوائی ہوگی اور ہمیں اب اس ملک کی کشتی کو بھنور سے نکالنا ہے - ہمیں اس ملک کو بچانا ہے - This is not a failed state. This is going to be a successful state آج کا یہ سیشن اس بات کی غماضی کر رہا ہے and this is the beginning of it. اور جیسے چہرے میں یہاں دیکھ رہا ہوں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب یہ جہلا کا ایوان نہیں ہے، اب یہ پڑھے لکھے لوگوں کا ایوان ہے - اب یہ graduates کا ایوان ہے -

علامہ اقبال نے کہا کہ

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

عزیزو ! اب تو یہاں graduates آئے ہیں ۔ اب بندوں کو گننے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہاں تولے ہوئے بندے آئے ہیں۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ ہم اس ملک کی کشتی کو بھنور سے نکال لیں گے اور جو خطرات منڈلا رہے ہیں ، ہم ان پر بھی قابو پالیں گے ۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہماری اپوزیشن اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہے ۔ایک طرف وہ جمہوریت کے لئے جدوجہد کرتے ہیں ، ایک طرف وہ جمہوریت کے لئے تحریک چلاتے ہیں ، ایک طرف وہ سڑکوں پر آتے ہیں ، ایک طرف وہ million march کرتے ہیں اور یہاں اس ایوان کا بائیکاٹ کرکے وہ جمہوریت دشمنی کا ثبوت بھی دیتے ہیں ۔ اگر وہ جمہوریت کے دلدادہ ہوتے تو آج اس الیکشن کا بائیکاٹ نہ کرتے ، اس الیکشن کا بائیکاٹ کرنا جمہوریت دشمنی ہے ، جمہوریت پسندی نہیں ہے ۔ کاش کہ وہ یہاں ہوتے اور انتخابات میں حصہ لیتے۔ فتح وشکست تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن شاید وہ شکست کے آثار پہلے ہی دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے اور بائیکاٹ کا بہانہ بنا لیا ۔ بہرحال اگر بائیکاٹ ہی کرنا تھا تو پھر انہوں نے الیکشن ہی کیوں لڑا تھا ۔پھر انہوں نے ایوانوں میں آنے کی کیوں کوشش کی تھی ۔ کیا یہ عوام سے دھوکہ نہیں ہے ؟ کیا یہ عوام سے غداری نہیں ہے کہ ان سے ووٹ لے کر اسمبلیوں میں آئیں اور سینیٹ میں آئیں اور یہاں پہلے ہی اجلاس میں بائیکاٹ کرکے چلے جائیں ؟ اس طرح تو آپ نے اپنا وقت ضائع کیا اور پوری قوم کا بھی وقت ضائع کیا ۔مجھے امید ہے کہ ہرصورت میں یہ ایوان کامیاب ہوگا اور آپ کی سربراہی میں ہم اپنی منزل کو پالیں گے اور اس طرح سے ہم جناب خلیل الرحمان سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ تمام مذہبی طبقوں کے ساتھ ، تمام کچلے ہوئے طبقوں کے ساتھ ، تمام لوگوں کے ساتھ ، خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہوں ، ہندو ہوں ، پارسی ہوں ، christians ہوں ، ہر ایک کے ساتھ عدل و انصاف کریں گے اور ہر ایک کو انصاف فراہم کریں گے ۔ وما علینا الاالبلاغ ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔ کمانڈر خلیل الرحمان صاحب ۔

Mr. Khalil ur Rehman: Mr. Chairman, I whole heartedly congratulate you to be sitting here as our Chairman of this very august House. I also have a deep sense of gratitude to those who nominated me

for this job in their wisdom and sagacity. I am grateful to the members, their parties and their leaders for supporting me to be here.

جناب چیئرمین! رسمی طور پر آپ ہی اس ہاؤس کو خوش آمدید کہیں گے لیکن بحیثیت ڈپٹی چیئرمین اور اس ایوان کے ایک پرانا ممبر ہونے کے ناتے، میں بھی ان نئے ممبران کو خوش آمدید کہتا ہوں اور انہیں مبارک باد دیتا ہوں۔

Mr. Chairman, this is a star for this House.

یہ ایک کہکشاں سی ہے جو یہاں پر اس ایوان میں آئی ہے۔ اس ایوان میں بڑی بڑی قدآور شخصیات آئی ہیں۔

چیئرمین سینیٹ، گورنرز، چیف منسٹرز، منسٹرز، پارلیمنٹرین، علماء اور قابل قانون دان اب میں کس کس کا نام لوں۔ مشکل پڑ جاتی ہے۔ بس یہی کہہ سکتا ہوں کہ جو ذرہ جس جگہ ہے۔ وہیں آفتاب ہے۔ وہ تمام شخصیات اپنے علم اور تجربے کا ایک خزانہ ساتھ لائے ہیں اور مجھے امید ہے کہ ان کی شمولیت سے اس ایوان کا وقار مزید بلند ہوگا۔ جناب چیئرمین یہ ایوان نہ صرف وفاق کی اکائیوں کی علامت ہے۔ بلکہ یہ اس کا عملی ثبوت ہے۔ یہاں پر اکائی کی نمائندگی برابر کی ہے نہ یہاں رقبے کا لحاظ ہے اور نہ یہاں آبادی کی پونچھ ہے، اور یہی چیز وفاق کے اتحاد کی علامت ہے۔ اب خوشبو، رنگوں اور ذہانت کے امتزاج کی ایک تصویر جو اس ایوان میں آئی ہے وہ ہے جناب خواتین کی نمائندگی، اور یہ بڑی خوش آئند اور انصاف پر مبنی حقیقت ہے کیونکہ اس ملک کی اکیاون فیصد آبادی ان کی ہے اور مجھے یقین واثق ہے کہ ان کے ایوان میں آنے سے سیاست کا ایک نیا پہلو ہمارے سامنے آئے گا۔ جس کا ہمیں پتا نہیں تھا۔ جناب چیئرمین صاحب یہ ایوان جو تھا ہمیشہ ہی خواتین کے حقوق کے لئے لڑتا رہا، یہاں پر اس پارلیمنٹ کی سب سے پہلے ہیومن رائٹ کمیٹی بنی جو اس ناچیز نے تخلیق کی تھی اور شروع ہی سے اس کا جو محور تھا وہ خواتین کے حقوق کا تھا۔ اب ماشاء اللہ خواتین کی ایک خاص تعداد یہاں جمع ہو گئی ہے اور اس رفتار سے آئی ہے کہ مجھے امید ہے اب مردوں کے حقوق کی بات بھی یہاں ہو گی۔

جناب چیئرمین! اب میں اس ایوان کے طریقہ کار کے بارے میں کچھ زیادہ بتانا نہیں چاہتا اور نہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کہا جائے کیونکہ یہ سیکھنے والی بات ہے لیکن اس ایوان کے مزاج

اس کو سامنے لانا چاہتا ہوں تا کہ یہ نومنتخب ممبر جتنے آئے ہیں۔ان کو پتا and beyond that چلے کہ اس ایوان میں کام کرنے کا طریقہ کیسا ہے ۔ کیا نہیں ہے ۔ کیسا ہے ۔خواہ ایوان کا حدود اربعہ کہیں 'احاطہ کہیں ' یہ نسبتاً چھوٹا ہے لیکن اس میں بڑے وسیع القلب' معتدل لوگ رہتے ہیں۔جن کے دل بہت بڑے ہیں۔یہاں کی آب و ہوا بڑی معتدل ہے۔اس ایوان کا مزاج دھیما ہے۔ مسائل پر ٹھنڈے دل سے گفتگو کی جاتی ہے ۔یہاں پر سختی ' شکستگی اور کرختگی کا رواج نہیں اور نہ گزر ہے یہاں میٹھی زبان میں بات اور گفت و شنید کی جاتی ہے ۔یہاں جذبات کے دھارے کو قابو میں رکھ کر بحث مباحثہ کیا جاتا ہے تا کہ اس ایوان کا وقار بلند ہو اور اسے کوئی ٹھیس نہ پہنچے۔ تحمل' بردباری اور شیریں بیانی اس ایوان کا شیوہ ہے ۔اور درگزر جو ہے اس کی سرشت ہے ۔یہاں ممبر عطلے پاکستان کی سالمیت کی بات کرتے ہیں اور اس کے بعد اپنے صوبوں کے جتنے مسائل ہوتے ہیں وہ ان کو پیش نظر رکھتے ہیں۔تو یہ میری چھوٹی سی گزارش نئے ممبرز کے لئے

And I hope it has gone some way but before I wind up, I would like to laud Mr. Wasim Sajjad, who has been my Chairman for number of years and who has done again a masterly job today and may God be with him. And now, Mr. Chairman, last but not the least as far as my duties as Deputy Chairman are concerned, although I am very grateful to those members who voted for me yet I want to assure the entire House through you, sir, that in discharge of my duties, I shall be fair, honest and truthful to help you. Thank you very much, sir.

جناب چیئرمین ۔ شکریہ خلیل صاحب ۔ آپ کی اجازت ہو تو میں بھی چند الفاظ عرض کروں ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ایک تاریخی دن ہے صرف ہم سب کے لئے نہیں بلکہ ہمارے پیارے ملک کے لئے بھی ۔ جیسے معزز مقررین نے کہا ہے۔ ہمیں اچھی guide lines دی ہیں ۔ بہت ہی قیمتی تجاویز دی ہیں ۔ پارلیمنٹ complete ہوئی ہے اللہ کا فضل اور شکر ہے

اور اس ہاؤس میں بڑی قد آور شخصیات موجود ہیں جن سے میرے جیسے نئے لوگ راہنمائی لیں گے اور سیکھیں گے ۔ اللہ تعالیٰ کا میں بہت شکر ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھ ناچیز پر اتنا کرم فرمایا ہے اور جو ذمہ داری دی ہے ۔ ذمہ داری بظاہر اگر چیئرمین کی ہے صرف اس کی نہیں ہے ہم سب کی ہے ۔ ڈپٹی چیئرمین صاحب میرے بزرگ اور تجربہ کار ہیں ۔ ہم مل جل کر آپ کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھائیں گے ۔ قوم کی خدمت کریں گے اور جیسا کہ وزیر اعظم صاحب نے پہلے دن سے کہا اپنی تقریر میں اب بھی کہا اس سے پہلے جنرل مشرف صاحب نے بھی کہا کہ ایک ہی نصب العین ہے جو کہ gist ہے سب چیزوں کی، اس میں ہر شخص قوم کی خیرخواہی میں کام کرے گا۔ اللہ کے فضل سے ہر فرد کا معیار زندگی بہتر ہوگا ۔ میرا خیال ہے اس میں سب کچھ cover ہو جاتا ہے ۔

آج وسیم سجاد صاحب کو میں خراج تحسین دینا چاہتا ہوں کہ ایک تو انہوں نے جو اعلیٰ standard of law maintain کئے Chairmanship کے ، اس کے بعد آج بھی جس خوش اسلوبی سے انہوں نے conduct کیا ۔ یقیناً جتنا بھی میں آپ سب کا شکریہ ادا کروں وہ ناکافی رہ جاتا ہے کیونکہ ہم سب جیسے میرے معزز ساتھی نے کہا کہ یہاں پوری قوم کی نمائندگی کر رہے ہیں ۔ ہمارے صوبائی اسمبلی کے ممبران نے ہمیں ووٹ دیئے ۔ یہاں ہمارے ساتھی جنہوں نے ہمیں support کیا۔ میری اپنی پارٹی جس کی ٹکٹ پر میں آیا تھا ۔ وزیر اعظم صاحب ، چوہدری شجاعت صاحب ، اور حکومت کی مخلوط پارٹیاں جنہوں نے کہ ساتھ دیا ہے ، اور تقویت اور ہمت افزائی کی ہے ۔ الطاف حسین صاحب ،فاروق لغاری صاحب ،راؤ سکندر صاحب ، شیرپاؤ صاحب تمام کا میں مشکور ہوں ۔ چونکہ ہم سب نے مل جل کر کام کرنا ہے ۔ جیسے رانجھا صاحب نے کہا کہ آج گو ہمارے کچھ ساتھی موجود نہیں ہیں لیکن انہوں نے بھی مخالفت نہ کرکے تائید کی ہے ان کے بھی ہم مشکور ہیں ۔ اور ہم انہیں بھی یقین دلاتے ہیں کہ یہاں بالکل انشاء اللہ تعالیٰ اعلیٰ طریقے سے House conduct ہوگا اور ان کی بھی جو grievances ہیں ان کو بھی اسی طرح attend کریں گے جیسے کسی اور کی grievances attend کریں گے ۔ قومی یکجہتی کے لئے ہماری کوشش ہوگی ۔ جو قوم اور جس قوم میں اتحاد ہے وہیں انشاء اللہ تعالیٰ تقویت بھی ہے اور کوشش یہ ہے وزیر اعظم صاحب نے بھی کہا ہے حکومت نے کہا اور میرا خیال ہے ہم سب کا بھی یہی

خیال ہے کہ جو اچھا کام ہوتا رہا ہے وہ continue کیا جائے ۔ continuity تسلسل ، اچھا کام جاری رہنا ، ہر وقت کی ضرورت ہوتی ہے اور ہر چیز کو objectively دیکھیں جس کا بھی اچھا کام ہو اس کو بھی ہم ضرور accept کریں ۔ اعتراض ہو وہ بھی objective ہو بجائے subjective ہونے کے ، open mind اور دلائل سے بات ہو ۔ مسائل بے تحاشا ہیں وسائل محدود ہیں ۔ لیکن کوئی ایسی بات نہیں کہ انشاء اللہ ان پر قابو نہیں پایا جا سکتا ۔ کمانڈر صاحب نے جیسے کہا کہ لوگ جو ہیں اگر failed state کہتے ہیں وہ بالکل بو کھلائے ہوئے ہیں ۔ failed state کی institutions اس طرح complete نہیں ہوتیں۔ مستحکم نہیں ہوتیں اور اس طرح تبدیلیاں اچھی نہیں ہوتیں۔ مسائل کو حل کرنے میں وقت ضرور لگ رہا ہے لیکن اگر مل جل کر ہم کام کریں تو انشاء اللہ اس وقت کو بھی کم کیا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس ملک کو بے حد نوازا ہے ، وسائل سے ، potential سے ، اچھے لوگوں سے ، خوبیوں سے اور جب ہم سب مل جل کر منظم طریقے سے کام کریں گے تو انشاء اللہ بہت اچھی پیش رفت ہو گی اور ہوتی رہے گی۔

Committees کی ضرورت ہے ، جیسا کہ کہا گیا ، بالکل ، انشاء اللہ مل جل کر جلدی بنائیں گے تاکہ پورا کام ہو ۔ وزیر اعظم صاحب نے جو reforms announce کی ہیں ان کو بھی ہم دیکھیں کیونکہ ہمارا آگے implementation میں role ہے ، supervision میں role ہے ، feedback میں role ہے ، لوگوں کی امنگوں کی ترجمانی کرنے میں role ہے اور ان کے جو مسائل ہیں ان کو مل جل کر حل کرنے میں انشاء اللہ ہمارا role ہے ۔ مشرف صاحب بھی پہلے یہی کوشش کرتے رہے ، یہی اب جمالی صاحب کر رہے ہیں اور میرا خیال ہے ہر لیڈر ، ہر نمائندہ ، خواہ وہ کسی بھی پارٹی کا ہو ، اس کو اس سے کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ مل جل کر آگے بڑھنا ہے ، کام کرنا ہے ، اور انشاء اللہ ایسی مثال قائم ہوگی جس کو لوگ اپنائیں گے اور خوش ہوں گے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے حامی و ناصر رہیں ، ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے قوم کی ترقی میں ہم نے اپنا جو کردار ادا کرنا ہے ، وہ ادا کریں گے ۔ میں آپ سب کا مشکور ہوں ۔ ہم انشاء اللہ مل جل کر آگے بڑھیں گے ۔

honorarium کا ذکر انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ نے کیا تھا ۔ یہ میں سیکریٹری صاحب

سے بات کر لوں گا، بالکل، اگر اچھا کام کیا ہے تو ان کو اس حد تک recognize کرنا چاہیئے لیکن اصل کام ان کا اب شروع ہوا ہے جبکہ پارلیمنٹ active ہوئی ہے ۔ آگے کے لئے بھی challenges ہیں ۔ بالکل، جہاں جو کام ہوگا اس کو ہمیں ضرور recognize کرنا چاہیئے۔ شوکت عزیز صاحب بھی یہاں موجود ہیں اس کے لئے ہمیں ان کی مدد درکار ہو گی، وہ ہو گیا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ممبرز کے بھی تھوڑے مسائل ہیں۔ ان کے لئے بھی میں شوکت صاحب سے کہوں گا کہ ذرا تھوڑی سی فراخدلی اور کھلے ہاتھ کا ثبوت ہو تو انشاء اللہ جیسے accommodation ہے اور باقی چیزیں ہیں، ان کی طرف بھی متوجہ ہوں گے۔ آخر میں پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور میرا خیال ہے اس ہی resolve اور اس ہی پختہ ارادے سے ہم آگے بڑھیں گے ۔ یہ موقع جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے، انشاء اللہ ہم قوم کی امنگوں پر پورا اتریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے حامی و ناصر ہوں۔ شکر الحمد للہ۔

اب آخری آئٹم صدر صاحب کا آرڈر ہے

In exercise of the powers conferred by clause 1 (a) of Article 54 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on 12th of March 2003.

Sd/-

General Pervaiz Musharraf ,

President of Pakistan.

(The House was then prorogued sine die).